سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 15-2014

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2014-15

(بدھ24، جمعتہ المبارک26، سوموار29، منگل30۔دسمبر2014، جمعتہ المبارک2، سوموار5جنوری2015)
(یوم الاربعاء یکم، یوم الجمع3، یوم الاثنین6، یوم الثلاثہ7، یوم الجمع10، یوم الاثنین، 13۔ربیع الاوّل1436ھ)

سولھویں اسمبلی: گیارھواں اجلاس

جلد11(حصہ سوئم): شمارہ جات : 11تا16

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات

مندرجات

گیارہواں اجلاس

بدھ،24۔دسمبر2014

جلد 11:شمارہ 11

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
1۔	ایجنڈا	739
2۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ	741
3۔	نعت رسول مقبول ﷺ	742
	سوالات (محکمہ زراعت)	
4۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات	743
5۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات (جوایوان کی میز پر رکھے گئے)	779

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	رپورٹ (جو پیش ہوئی)	
6۔	مسودہ قانون ہائر ایجوکیشن پنجاب 2014 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا ------------	795
	رپورٹ (میعاد میں توسیع)	
7۔	تحاریک التوائے کار نمبر 14/237 اور 14/728 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ہاؤسنگ، اربن ڈویلپمنٹ اور پبلک ہیلتھ انجنیئرنگ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع ------------	796
	پوائنٹ آف آرڈر	
8۔	مارکیٹ کمیٹی کنگن پور ضلع قصور کے عملہ کی ملی بھگت سے تین کنال کے پلاٹ پر لینڈ مافیا کا قبضہ ------------	797
	تحاریک التوائے کار	
9۔	غیر قانونی متوازی بنکاری کے ظلم و ستم سے مجبور اور بے کس لوگوں کو پریشانی کا سامنا (۔۔۔جاری) ------------	798
10۔	ریجنل انٹی کرپشن آفس گوجرانوالہ میں اسامیاں خالی ہونے کی وجہ سے سائلین کو پریشانی کا سامنا ------------	799
11۔	تحصیل جڑانوالہ کے چک نمبر 69 ر ب رحمان پورہ کی پانی کی ٹینکی پر بااثر افراد کے قبضہ سے مکین پینے کے پانی سے محروم ------------	800
	پوائنٹ آف آرڈر	
12۔	ضلع گجرات کے بس سٹینڈوں کی ابتر صورتحال پر ایوان میں کمیٹی تشکیل دینے کا مطالبہ ------------	801
	سرکاری کارروائی	
	مسودات قانون (جو متعارف ہوئے)	
13۔	مسودہ قانون (ترمیم) سٹریٹجک کوآرڈینیشن پنجاب 2014 ------------	803

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
14۔	مسودہ قانون (تیسری ترمیم) مقامی حکومت پنجاب 2014	804
	پوائنٹ آف آرڈر	
15۔	صوبہ میں بھرتی کے اشتہارات میں جنوبی پنجاب کا نظر انداز کیا جانا	804
	جمعتہ المبارک، 26۔دسمبر2014	
	جلد 11: شمارہ 12	
16۔	ایجنڈا	811
17۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	813
18۔	نعت رسول مقبول ﷺ	814
	سوالات (محکمہ ہائر ایجوکیشن)	
19۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات	815
20۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	844
	تحاریک التوائے کار	
21۔	لاہور میں بڑھتی ہوئی آلودگی سے سانس کی بیماریوں میں اضافہ (۔۔۔جاری)	862
22۔	صوبائی دارالحکومت میں کارخانوں کو ٹائر جلا کر تیل نکالنے کی اجازت سے شہری کینسر جیسے سنگین مرض میں مبتلا (۔۔۔جاری)	864
23۔	محکمہ خوراک کے عملہ کی عدم توجہ کی وجہ سے زائد المیعاد گوشت کی سپلائی کے سکینڈل کا انکشاف (۔۔۔جاری)	865
24۔	والڈ سٹی آف لاہور کی بہتری کے لئے قرضے میں خورد بُرد کا انکشاف (۔۔۔جاری)	867
25۔	والڈ سٹی لاہور اتھارٹی اندرون شہر لاہور کی تاریخی اور پرانی عمارات کی مرمت و بحالی میں ناکام (۔۔۔جاری)	869
26۔	پنجاب کے سرکاری تعلیمی اداروں میں معیار تعلیم کم ہونے کی وجہ سے سکولوں سے طلباء و طالبات کے اخراج کی تعداد میں مسلسل اضافہ (۔۔۔جاری)	872

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
27۔	گورنمنٹ چوہدری گارڈنز اسٹیٹ لاہور میں نصب ٹیوب ویل کے ٹرانسفارمر کی خرابی(۔۔۔جاری) ------------	873
	سرکاری کارروائی	
	بحث	
28۔	گنے کے کاشتکاروں کے مسائل پر عام بحث ------------	874
29۔	کورم کی نشاندہی ------------	876
	سوموار، 29۔دسمبر 2014	
	جلد 11: شمارہ 13	
30۔	ایجنڈا ------------	879
31۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ ------------	881
32۔	نعت رسول مقبول ﷺ ------------	882
	سوالات (محکمہ جات تحفظ ماحول اور سپیشل ایجوکیشن)	
33۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات ------------	883
34۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) ------------	918
	رپورٹ (جو پیش ہوئی)	
35۔	مسودہ قانون (تیسری ترمیم) لوکل گورنمنٹ پنجاب 2014 کے بارے مجلس قائمہ برائے مقامی حکومت و دیہی ترقی کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا ------------	930
	پوائنٹ آف آرڈر	
36۔	امریکہ کی جانب سے پاکستان کے مقتدر عالم دین پروفیسر حافظ محمد سعید کے سر کی قیمت مقرر کرنے پر امریکی سفیر کو طلب کرنے کا مطالبہ ------------	931
37۔	صوبہ میں اسلحہ لائسنس پر پابندی ختم کرنے کا مطالبہ ------------	932
	توجہ دلاؤ نوٹس	
38۔	قصور: خواتین سے اجتماعی زیادتی اور قتل سے متعلقہ تفصیلات ------------	934

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
39۔	کورم کی نشاندہی ------------	937
	تحاریک استحقاق	
40۔	تحصیل مخدوم رشید کے تھانہ بدھلہ سنت کے ایس ایچ او کا معزز ممبر کے ساتھ تضحیک آمیز روّیہ ------------	937
	تحاریک التوائے کار	
41۔	بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن لاہور کا طلباء سے سرٹیفکیٹ کے نام سے کروڑوں روپے بٹورنا(۔۔۔جاری) ------------	940
42۔	بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن لاہور کا امتحانی جوابی کاپیوں کی ری چیکنگ کی فیس میں بے جا اضافہ کرنا(۔۔۔جاری) ------------	941
43۔	پرائیویٹ میڈیکل کالجوں میں فیسوں کی زیادتی(۔۔۔جاری) ------------	942
44۔	صوبہ بھر کے شہروں کے مین ہولز میں گر کر جاں بحق ہونے والے بچوں کی تعداد میں مسلسل اضافہ (۔۔۔جاری) ------------	943
45۔	پنجاب ایجوکیشن کمیشن کی جانب سے آٹھویں جماعت کے سالانہ امتحانات میں نصاب کے آٹھ مضامین کی بجائے پانچ مضامین شامل کرنے سے طالبعلموں اور والدین میں بے یقینی اور مایوسی کا پایا جانا(۔۔۔جاری) ------------	944
46۔	میڈیکل اور انجینئرنگ میں داخلہ کے لئے انٹری ٹیسٹ کی شرط سے طلباء اور والدین کو پریشانی کا سامنا ------------	946
	پوائنٹ آف آرڈر	
47۔	کسانوں کو گنے کی مناسب قیمت اور بروقت ادائیگی کے لئے ٹھوس اقدامات کا مطالبہ ------------	948
48۔	تعلیمی اداروں میں مناسب سکیورٹی انتظام نہ ہونے کی وجہ سے طلباء اور والدین کو پریشانی کا سامنا ------------	949

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	سرکاری کارروائی	
	تحریک	
49۔	قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 127 کے تحت تحریک -----------	954
	قرارداد	
50۔	آرڈیننس ہائر ایجوکیشن کمیشن پنجاب 2014 کی میعاد میں توسیع کی قرارداد کا پیش کیا جانا -----------	955
	مسودات قانون (جو زیر غور لائے گئے)	
51۔	مسودہ قانون ہائر ایجوکیشن کمیشن پنجاب 2014 -----------	956
52۔	مسودہ قانون کڈنی اینڈ لیور انسٹیٹیوٹ اینڈ ریسرچ سنٹر پاکستان 2014 -----------	964
	منگل، 30۔دسمبر 2014	
	جلد 11: شمارہ 14	
53۔	ایجنڈا -----------	975
54۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ -----------	977
55۔	نعت رسول مقبول ﷺ -----------	978
	سوالات (محکمہ جات جیل خانہ جات اور آبکاری و محصولات)	
56۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات -----------	981
57۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) -----------	1021
58۔	غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات -----------	1030
	پوائنٹ آف آرڈر	
59۔	ایل پی جی کی قیمت میں اضافہ -----------	1042

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	غیر سرکاری ارکان کی کارروائی	
	قرار دادیں(مفاد عامہ سے متعلق)	
60۔	معذور افراد کی سہولت کے لئے سرکاری عمارتوں اور تفریحی مقامات پر سیڑھیوں کے ساتھ ریمپ بنانے کا مطالبہ ----------	1043
61۔	موبائل فونز کی خرید وفروخت کے لئے مصدقہ شناختی کارڈ کی نقل کو لازمی قرار دینے اور مرمت کرنے والوں کو رجسٹر کرنے کا مطالبہ ----------	1044
62۔	گنج شکر سپیشل ایجوکیشن سنٹر ضلع اوکاڑہ کے مڈل سکول کو فی الفور ہائی سکول کا درجہ دینے کا مطالبہ ----------	1045
63۔	صوبہ میں خواتین کی بہبود اور ترقی کے لئے قائم این جی اوز کا آڈٹ کرانے کا مطالبہ ----------	1046
	جمعتہ المبارک،2۔جنوری2015	
	جلد 11:شمارہ 15	
64۔	ایجنڈا ----------	1051
65۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ ----------	1053
66۔	نعت رسول مقبولﷺ ----------	1054
	تعزیت	
67۔	سانحہ انارکلی لاہور میں شہید ہونے والوں کے لئے دعائے مغفرت ----------	1055
	سوالات(محکمہ جات خزانہ،اطلاعات وثقافت اور بہبود آبادی)	
68۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات ----------	1055
69۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) ----------	1056
	تحاریک التوائے کار	
70۔	گجرات کے پٹوار خانوں میں اندھیر نگری،لاکھوں کی رشوت اور کرپشن کا انکشاف(۔۔۔جاری) ----------	1090

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
71۔	محکمہ خوراک کے عملہ کی عدم توجہ کی وجہ سے زائد المیعاد گوشت کی سپلائی کے سکینڈل کا انکشاف (۔۔۔جاری) ------------	1095
	سرکاری کارروائی	
	بحث	
72۔	گنے کے کاشتکاروں کے مسائل پر عام بحث ------------	1101
73۔	کورم کی نشاندہی ------------	1110
	سوموار، 5۔جنوری 2015	
	جلد 11: شمارہ 16	
74۔	ایجنڈا ------------	1113
75۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ ------------	1115
76۔	نعت رسول مقبول ﷺ ------------	1116
	سوالات (محکمہ آبپاشی)	
77۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات ------------	1117
78۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) ------------	1164
	تعزیت	
79۔	معزز ممبر اسمبلی ملک محمد نواز کی والدہ ماجدہ کے انتقال پر دعائے مغفرت ------------	1178
	پوائنٹ آف آرڈر	
80۔	گرین ٹاؤن لاہور میں معصوم بچے کا زیادتی کے بعد قتل ------------	1179
	توجہ دلاؤ نوٹس	
81۔	(کوئی توجہ دلاؤ نوٹس پیش نہ ہوا) ------------	1184
	تحاریک التوائے کار	
82۔	انٹر میڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن بورڈ لاہور کی جانب سے خریدے گئے کاغذ میں کروڑوں روپے کی خُورد بُرد کا انکشاف (۔۔۔جاری) ------------	1184

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
83۔	جھنگ میں تعمیر ہونے والی سڑک میں عملہ کی ملی بھگت سے ناقص مٹیریل کے استعمال سے حکومتی خزانے کو کروڑوں روپے کا نقصان (۔۔۔جاری) ------------	1185
84۔	گجرات کے شہر ڈنگہ میں ناجائز تجاوزات کے خلاف نوٹس جاری کرنے کے باوجود آپریشن ملتوی کرنا (۔۔۔جاری) ------------	1186
85۔	پرائیویٹ تعلیمی اداروں میں دس فیصد مستحق اور غریب بچوں کو مفت تعلیم کی حکومتی شرط کو پی پی ایس ایم اے کے صدر کا یکسر مسترد کرنا (۔۔۔جاری) ------------	1186
86۔	خوشاب روڈ سرگودھا کی متعدد مارکیٹوں اور کالونیوں میں ایل پی جی کی جاری ری فلنگ سے بڑا حادثہ پیش آنے کا خدشہ (۔۔۔جاری) ------------	1188
87۔	پنجاب کے محکمہ داخلہ اور ضلعی حکومتوں کے احکامات کے باوجود سکولوں، کالجوں اور یونیورسٹیوں میں سکیورٹی کے معقول انتظامات کا نہ ہونا (۔۔۔جاری) ------------	1189
88۔	ڈی ایچ کیو ہسپتال گوجرانوالہ کے شعبہ انجیوگرافی کو ختم کرنے کے فیصلہ سے مریضوں کو پریشانی کا سامنا ------------	1190
89۔	الہ آباد چوک قصور میں دن دہاڑے ڈاکوؤں کی واردات ------------	1191
	سرکاری کارروائی	
	مسودہ قانون (جو زیر غور لایا گیا)	
90۔	مسودہ قانون (تیسری ترمیم) مقامی حکومت پنجاب 2014 ------------	1193
	پوائنٹ آف آرڈر	
91۔	لبرٹی مارکیٹ لاہور میں سابق گورنر پنجاب جناب سلمان تاثیر (مرحوم) کی منعقدہ برسی میں آنے والی خواتین اور دیگر لوگوں پر حملہ ------------	1196
92۔	اجلاس کے اختتام کا اعلامیہ ------------	1198
93۔	انڈکس	

739

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 24۔دسمبر 2014

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سوالات

(محکمہ زراعت)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

سرکاری کارروائی

مسودات قانون کا پیش کیا جانا

1۔ مسودہ قانون (ترمیم) سٹریٹجک کوآرڈینیشن پنجاب 2014

ایک وزیر مسودہ قانون (ترمیم) سٹریٹجک کوآرڈینیشن پنجاب 2014 ایوان میں پیش کریں گے۔

2۔ مسودہ قانون (تیسری ترمیم) مقامی حکومت پنجاب 2014

ایک وزیر مسودہ قانون (تیسری ترمیم) مقامی حکومت پنجاب 2014 ایوان میں پیش کریں گے۔

عام بحث

صحت سے متعلق مسائل پر عام بحث

ایک وزیر صحت سے متعلق مسائل پر عام بحث کے لئے تحریک پیش کریں گے۔

741

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولھویں اسمبلی کا گیارھواں اجلاس

بدھ،24-دسمبر2014

(یوم الاربعاء، یکم ربیع الاوّل1436ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 10بج کر50منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری نور محمد نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِo

مَا كَانَ عَلَى النَّبِيِّ مِنْ حَرَجٍ فِيمَا فَرَضَ اللّٰهُ لَهٗ ط سُنَّةَ اللّٰهِ
فِي الَّذِينَ خَلَوْا مِن قَبْلُ ط وَكَانَ أَمْرُ اللّٰهِ قَدَرًا
مَّقْدُورًا (38) الَّذِينَ يُبَلِّغُونَ رِسٰلٰتِ اللّٰهِ وَيَخْشَوْنَهٗ
وَلَا يَخْشَوْنَ أَحَدًا إِلَّا اللّٰهَ ط وَكَفٰى بِاللّٰهِ حَسِيبًا (39) مَا كَانَ مُحَمَّدٌ
أَبَا أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلٰكِن رَّسُولَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ ط وَكَانَ اللّٰهُ
بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا (40)

سُوۡرَۃُ الأحزَاب آیات38تا40

پیغمبر پر اس کام میں کچھ تنگی نہیں جو اللہ نے ان کے لئے مقرر کر دیا اور جو لوگ گزر چکے ہیں ان میں بھی اللہ کا یہی دستور رہا ہے اور اللہ کا حکم ٹھہر چکا ہے(38)اور جو اللہ کے پیغام (جوں کے توں) پہنچاتے اور اس سے ڈرتے ہیں اور اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے اور اللہ ہی حساب کرنے کو کافی ہے(39) محمد تمہارے مردوں میں سے کسی کے والد نہیں بلکہ اللہ کے پیغمبر اور نبیوں (کی نبوت) کی مہر (یعنی اس کو ختم کر دینے والے) ہیں اور اللہ ہر چیز سے واقف ہے(40)

وما علینا الاالبلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ الحاج حافظ مرغوب احمد ہمدانی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

اللہ اللہ اللہ لا الہ الا ہُو
آمنہ بی بیؓ کے گلشن میں آئی ہے تازہ بہار
پڑھتے ہیں صلی اللہ وسلم آج در و دیوار نبی جی
اللہ اللہ اللہ لا الہ الا ہُو
بارہ ربیع الاوّل کو وہ آیا دُر یتیم
ماہ نبوت مِہر رسالت صاحب خلق عظیم نبی جی
اللہ اللہ اللہ لا الہ الا ہُو
جبرئیل علیہ السلام آئے جھولا جھلانے لوری دے دی شان
سو جا سو جا رحمت عالم میں تیرے قربان نبی جی
اللہ اللہ اللہ لا الہ الا ہُو

سوالات

(محکمہ زراعت)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

جناب سپیکر: اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔آج کے ایجنڈا پر محکمہ زراعت کے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔پہلا سوال نمبر 2990 جناب احمد خان بھچر صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر 2991 بھی جناب احمد خان بھچر صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر 1183 محترمہ راحیلہ انور صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1190 بھی محترمہ راحیلہ انور صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر 1243 محترمہ حنا پرویز بٹ صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر 1843 ڈاکٹر نوشین حامد صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2455 ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر 2457 بھی ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ نگہت شیخ صاحبہ کا ہے سوال نمبر بولیں۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! سوال نمبر 2628 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں کنّو کی سالانہ پیداوار و دیگر تفصیلات

*2628: محترمہ نگہت شیخ: کیا وزیر زراعت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ پنجاب میں کنّو کی سالانہ پیداوار کتنی ہے نیز سال 2012 کے لئے کتنی برآمدگی قیمت مقرر کی گئی؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ پنجاب میں سال 2011 کے دوران برآمدگی قیمت دس کلو گرام کے لئے پانچ ڈالر مقرر کی گئی تھی؟

(ج) صوبہ پنجاب کے کون کون سے اضلاع سب سے زیادہ کنّو پیدا کرتے ہیں نیز ان علاقوں میں کنّو کی بہتر سے بہتر پیداوار کے لئے حکومت کیا عملی اقدام اٹھاتی ہے؟

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید):

(الف) سال 13-2012 میں صوبہ پنجاب میں کنّو کی پیداوار 17 لاکھ 8 ہزار 603 ٹن رہی۔ حکومت کنّو کی برآمد کی قیمت مقرر نہیں کرتی ہے۔

(ب) اس جز کا جواب جز (الف) میں دے دیا گیا ہے۔

(ج) صوبہ پنجاب میں ضلع سرگودھا کنّو کی پیداوار میں سر فہرست ہے جبکہ بالترتیب ٹوبہ ٹیک سنگھ، منڈی بہاالدین، لیّہ، ساہیوال، خانیوال، بہاولپور، اوکاڑہ، وہاڑی اور ملتان کنّو پیدا کرنے والے بڑے اضلاع میں شامل ہیں۔

ان علاقوں میں کنّو کی بہتر سے بہتر پیداوار کے لئے حکومت نے مندرجہ ذیل اقدامات اٹھائے ہیں:

- حکومت پنجاب، محکمہ زراعت نے کنّو پیدا کرنے والے اضلاع: سرگودھا، ٹوبہ ٹیک سنگھ، منڈی بہاؤالدین اور لیّہ میں فروٹ اینڈ ویجیٹیبل منصوبہ کے تحت 120 فارمر فیلڈ سکول قائم کئے جن میں 3000 سٹرس کے باغبانوں کو پورے ایک سال کے لئے عملی تربیت دی گئی جس میں زمین کی تیاری سے لے کر برداشت تک کے تمام مراحل اچھی طرح روشناس کرائے گئے۔
- ان اضلاع میں 600 ایکڑ پر Good Agricultural Practices کے بلاک بنائے گئے جن کے لئے محکمہ نے جپسم وغیرہ مہیا کیا۔
- اس کے علاوہ ان اضلاع میں کثیر التعداد پودوں اور Canopy Management کے 4,848 نمائشی بلاک جو کہ ایک ایک ایکڑ پر مشتمل تھے بنائے گئے۔
- Fruit fly کے خاتمہ کے لئے ان اضلاع میں چار بلاک بنائے گئے، ہر بلاک 200 ایکڑ پر محیط تھا جس میں سٹرس باغبانوں کو نر اور مادہ مکھی کے خاتمے اور باغ کی صفائی کے امور سے متعلق عملی تربیت دی گئی۔
- citrus کے باغبانوں کو بیماریوں سے پاک پودا جات کی فراہمی کے لئے ضلع خوشاب اور پاکپتن میں جرم پلازم یونٹ قائم کئے گئے ہیں جن سے نرسریوں کو اچھی لکڑی اور بیج مہیا کئے جا رہے ہیں جو پودے تیار کر کے کسانوں کو مہیا کر رہی ہیں۔ اس مقصد کے لئے اب تک 29 نرسریوں کو رجسٹرڈ کیا جا چکا ہے۔

درج بالا اقدامات سے citrus کی پیداوار میں خاطر خواہ اضافہ ہوا ہے۔

جناب سپیکر: آپ نے سوال نہیں پڑھا؟

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! مجھے سوال کا ہی نہیں پتا اس لئے جو پچھلا tenure تھا 2008 کا اُس میں ایک دن پہلے ایجنڈا مل جاتا تھا تو معزز ممبران کو بھی پتا ہوتا تھا اور وہ تیاری بھی کر کے آتے تھے۔

جناب سپیکر: جی، آپ اس میں ترمیم کر لیں مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! میں ضمنی سوال کرتی ہوں، میں اس سوال کو پڑھ تو لوں۔

جناب سپیکر: میری اطلاع کے مطابق کل سے ایجنڈا جاری ہو چکا ہے۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! کیا ہو چکا ہے؟

جناب سپیکر: ایجنڈا کل جاری ہو چکا تھا۔ اب آپ ضمنی سوال کرنا چاہتی ہیں یا اسی پر بحث ہو گی؟ پہلے دو منٹ پڑھ لیا کریں اب اتنا وقت نہیں ہے، مہربانی کریں۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کنّو کی برآمد میں اضافے کے لئے حکومت کیا اقدامات کر رہی ہے؟

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے معزز ممبر کی خدمت میں گزارش کرنا چاہوں گا کہ Citrus ہمارا سب سے Horticulture میں important فروٹ ہے جو کہ ہم major and huge quantity میں export کرتے ہیں اور اُس سے بہت سا زرمبادلہ کماتے ہیں۔ میری بہن کو اچھی طرح یاد ہو گا کہ روس میں Citrus کی جو export ہے وہ ban ہو چکی تھی حکومت نے اپنی جگہ پر اور ہمارے ڈیپارٹمنٹ کی Current Team نے Agriculture Department نے اور Plant Protection Department سب نے مل کر اُس کی export پر پابندی ختم کروائی ہے اور اُس کی export میں جو سب سے زیادہ بڑے impediments جیسے scab ہے melanosis اور اس طرح کا canker ہے یہ diseases ہیں اُن کے کنٹرول کے لئے گورنمنٹ نے اُن کی prevention کے لئے اور curative measure کے لئے دونوں کے لئے بڑی substantial amount رکھی ہے اور خرچ بھی کر رہے ہیں 227 ملین روپے کا یہ پروگرام ہے جو کہ ورلڈ بنک کے تعاون سے جو ابھی چل رہا ہے fruit fly کے against کہ fruit fly کو ہم کس طرح کنٹرول کریں تاکہ ہماری بین الاقوامی export جو sanitary and phytosanitary condition ہے اُن پر پورا اُتر سکیں۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! ضمنی سوال ہے؟

جناب سپیکر: محترمہ! جن کا سوال ہے اُن کو تو پوچھ لینے دیں، جنہوں نے محنت کی ہے، آپ کا سوال آئے تو پھر ضمنی سوال کریں۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! میرا دوسرا ضمنی سوال یہ ہے کہ ابھی جس طرح منسٹر صاحب نے بتایا ہے کہ روس کی طرف سے پابندی تھی تو اس کی کیا وجہ تھی، کیوں پابندی لگی تھی اور کیا ہمارے کنّو کی کوالٹی کی وجہ سے پابندی تھی، ساتھ ہی میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ منسٹر صاحب کنّو کی کوالٹی میں بہتری لانے کے لئے کیا اقدامات کر رہے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، وجہ کیا ہے جس کی وجہ سے export نہیں ہو رہا تھا؟

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید): جناب سپیکر! اگر میری بہن اُس علاقے سے تعلق رکھتی ہیں تو میرے سے بہتر انہیں پتا ہو گا۔

جناب سپیکر: جی، وہ وہاں سے تعلق نہیں رکھتیں۔

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید): جناب سپیکر! روس میں ہماری کنّو کی export پر پابندی Nematode کی وجہ سے لگی تھی، Potato پر پابندی لگی تھی، Golden Nematode کی وجہ سے جو کہ ورم ہے کیڑا ہے وہ Potato میں ملا تو اُس کی وجہ سے انہوں نے ہمارے سارے فروٹ پر پابندی لگا دی۔ ہم نے پھر روس سے delegation منگوایا انہوں نے ہمارے field visit کئے، processing unit visit کئے اور ہماری فیکٹریاں دیکھیں جس کے بعد انہوں نے export سے پابندی ہٹالی۔

جناب سپیکر: جی، مہربانی۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! اس سوال کے جز (الف) میں انہوں نے کہا ہے کہ 120 farm field school قائم کئے گئے جن میں تین ہزار citrus کے باغبانوں کو تربیت دی گئی اور بھی مراعات دی گئی ہیں اس میں میرا سوال یہ ہے کہ جو یہ تین ہزار باغبانوں کو تربیت دی گئی تھی کیا وہ اب فیلڈ میں کام کر رہے ہیں اور اس کے کیا positive results برآمد ہوئے ہیں؟

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید): جناب سپیکر! یہ agriculture ہو یا اس طرح کا کوئی اور discipline اُس میں ongoing training جو ہے یہ کسانوں کے لئے یا کسی کے لئے بھی جو اس فیلڈ میں کام کرنا چاہتا ہے اُس کے لئے بڑی ضروری ہوتی ہے تو خاص طور پر کسان کے لئے تو یہ بدلتے حالات جس طرح

climate changes آرہی ہیں water shortage ہو رہی ہے اور اس طرح کے extreme climate آجاتے ہیں اس کے لئے تو اور بھی ضروری ہے تو کسانوں کو ہم ہر فصل پر ربیع کی فصل پر خریف کی فصل پر یا اُس علاقے کی ضرورت کے مطابق جو فصل ہوتی ہے، یہ mobile school ہوتے ہیں ہمارے کوئی permanent school نہیں ہوتے جہاں ٹریننگ ہوتی ہے جو کہ دس یا پندرہ دن یا ہفتہ کے لئے tailor made training ہوتی ہے اور یہ اُس علاقے کے لئے دی جاتی ہے جہاں وہ فارمر پھر آگے جاکر دوسرے فارمر کو وہ knowledge disseminate کرتے ہیں جس سے ظاہر ہے بڑا فائدہ ہوتا ہے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے، اب آگے چلیں۔ اگلا سوال بھی محترمہ آپ کا ہے، سوال نمبر بولیں؟

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! سوال نمبر 2633 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع فیصل آباد و سرگودھا میں کنّو کی پیداوار و دیگر تفصیلات

*2633: **محترمہ نگہت شیخ:** کیا وزیر زراعت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع فیصل آباد اور سرگودھا میں کنّو کے کل کتنے رقبہ پر باغات ہیں نیز ان باغات میں سالانہ کتنی پیداوار ہوتی ہے؟

(ب) سال 2011 کے دوران ضلع فیصل آباد اور سرگودھا میں کنّو کی کل کتنی پیداوار ہوئی؟

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید):

(الف) ضلع فیصل آباد اور سرگودھا میں کنّو کے باغات کا رقبہ اور پیداوار کی تفصیل اس طرح سے ہے۔

نام ضلع	رقبہ باغات (ایکڑوں میں)	پیداوار (ٹنوں میں)
فیصل آباد	7ہزار105	21ہزار215
سرگودھا	2لاکھ8ہزار590	8لاکھ56ہزار409

(ب) سال 2011 کے دوران ضلع فیصل آباد اور سرگودھا میں کنّو کی پیداوار اس طرح رہی۔

نام ضلع	پیداوار (ٹنوں میں)
فیصل آباد	21ہزار474
سرگودھا	9لاکھ68ہزار917

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جو کنو کی پیداوار ہوتی ہے اس کو مارکیٹ تک لے جانے کے لئے ٹھیکیدار جو باغبانوں کو payment کرتے ہیں کیا وہ timely payment ہوتی ہے اور جو ریٹ مقرر ہوتا ہے وہ کیسے مقرر ہوتا ہے؟

MR. SPEAKER: I think it depends upon the contract between two parties.

وزیر آبپاشی (میاں یاور زمان): جناب سپیکر! یہ ایک پرائیویٹ contract between two parties ہوتا ہے جس طرح ساری منڈی کا سسٹم چلتا ہے۔ گورنمنٹ کی اس میں involvement وہاں ہوتی ہے جہاں فروٹ منڈی میں اس کی auction ہو۔ جب سرگودھا یا فیصل آباد کی منڈی میں citrus آتا ہے اور وہ open auction کے ذریعے sale ہوتا ہے تو اس وقت ہمارا کچھ چیک اینڈ بیلنس ہوتا ہے باقی تو وہ ٹھیکے پر باغ لے لیا جاتا ہے۔ between two parties. اس لئے اس میں ہمارا کچھ اتنا عمل دخل نہیں ہوتا۔

جناب سپیکر: اگلا سوال سردار شہاب الدین خان کا ہے۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 2639 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

گریٹر تھل کینال منصوبے میں کام کرنے والے سپروائزر کے کنٹریکٹ میں توسیع کرنے کی تفصیلات

***2639: سردار شہاب الدین خان:** کیا وزیر زراعت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ زراعت کے پراجیکٹ گریٹر تھل کینال میں تقریباً 50 سپروائزر تعینات کئے گئے تھے جنہوں نے بطور کنٹریکٹ ملازم آٹھ سال تک کام کیا اب ان کا کنٹریکٹ ختم کر دیا گیا ہے؟

(ب) کیا حکومت پنجاب ان سپروائزر کے کنٹریکٹ میں توسیع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید):

(الف) یہ درست ہے کہ محکمہ زراعت کے شعبہ اصلاح آبپاشی کے تحت سپروائزرز کو "گریٹر تھل کینال کمانڈ ایریا ڈویلپمنٹ پراجیکٹ" میں حکومت پنجاب کی کنٹریکٹ پالیسی 2004 کے

مطابق کنٹریکٹ پر بھرتی کیا گیا تھا۔ تاہم انہوں نے آٹھ سال تک کام نہیں کیا بلکہ یہ منصوبہ سال(09۔2008تا13۔2012)کی مدت کے لئے تھا لہذا انہیں اسی عرصہ کے لئے بھرتی کیا گیا تھا۔"گریٹر تھل کینال کمانڈ ایریا ڈویلپمنٹ پراجیکٹ" کی مدت 2013۔06۔30 کو پوری ہونے پر قواعد و ضوابط کے مطابق کام کرنے والے تمام ملازمین کا کنٹریکٹ ختم ہو گیا ہے۔

(ب) اس جز کا جواب جز(الف) میں دے دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! میرے اس میں دو ضمنی سوال بنتے ہیں۔ میری یہ request ہے کہ گریٹر تھل کینال کا منصوبہ غالباً 2004 میں شروع ہوا تھا اور وہ کینال چار ڈسٹرکٹ کو پانی سیراب کرتی ہے۔ یہ over flooded پانی ہوتا ہے یہ seasonal canal نہیں ہے۔ اس میں اُس وقت پچاس سپروائزر بھرتی کئے گئے تھے جن کو آٹھ سال کام کرنے کے بعد فارغ کر دیا گیا۔ آپ کے توسط سے میں وزیر آبپاشی سے یہ request کئی بار کر چکا ہوں کہ south کے پچاس گھرانوں کو بے روزگار کیا گیا ہے۔ ان کا جو جواب آیا ہے میں اس سے مطمئن نہیں ہوں کہ وہ کام بند ہو چکا ہے۔ اس وقت current situation یہ ہے کہ وہاں اب بھی پانی آتا ہے، زمینیں سیراب ہوتی ہیں اور لوگ اس سے مستفید ہو رہے ہیں۔ وہاں problem یہ ہے کہ سپروائزر نہ ہونے کی وجہ سے کام بہت suffer ہوتا ہے اور پانی کا بہت زیادہ زیاں ہو جاتا ہے۔ میں دو تین دفعہ محترم منسٹر صاحب سے request کر چکا ہوں کہ اس کے لئے کوئی mechanism بنائیں۔ مہربانی کر کے اگر پچاس نہیں ہو سکتے تو کم از کم بیس، تیس گھرانوں کو تو روزگار دے دیں کیونکہ وہاں ضرورت بھی ہے۔

جناب سپیکر: یہ ایک اچھی تجویز ہے ضمنی سوال تو یہ بنتا نہیں ہے، بہرحال منسٹر صاحب! آپ جواب دیں۔

وزیر آبپاشی (میاں یاور زمان): جناب سپیکر! پہلے بھی یہ question آ چکا ہے۔ میں ان کی رائے سے سو فیصد اتفاق کرتا ہوں کہ گریٹر تھل کینال ان اضلاع کے لئے جن کو وہ سیراب کرتی ہے شہ رگ کی حیثیت رکھتی ہے۔ وہاں ایک green revolution sort آ جائے گا اگر یہ پورا منصوبہ مکمل ہو جائے۔ یہ basically واپڈا کا منصوبہ تھا۔ محکمہ زراعت کے ذمے اس کے water courses کے channels بنانا تھے۔ محکمہ زراعت نے 2004 کی contractual policy کے تحت ان سپروائزر کو پانچ سال کے لئے رکھا تھا۔ پانچ سال کا contract پورا ہونے کے بعد خود بخود ہی ان کی جاب کی

termination ہو گئی۔اس کے بعد یہ پراجیکٹ PIPIP کے حوالے کر دیا گیا جو کہ World Bank Assisted Programme ہے۔اب وہ کھالے وہاں PIPIP والے بنا رہے ہیں جن کا میرے بھائی ذکر کر رہے ہیں۔ میں بھی کسی وقت ان سپر وائزرز کا حمایتی رہا ہوں اور منسٹر بننے سے پہلے ان کے لئے محکمہ زراعت کے پاس جاتا رہا ہوں لیکن مجھے خود نہیں پتا تھا کہ یہ کس سلسلے میں terminate کئے گئے ہیں۔اب چونکہ میں خود ڈیپارٹمنٹ کا ایک حصہ ہوں مجھے ان خاندانوں کے ساتھ بہت ہمدردی ہے لیکن کیا کیا جائے کیونکہ وہ contract پر رکھے گئے تھے۔

جناب سپیکر: ان کے لئے کچھ ہو سکتا ہے؟

وزیر آبپاشی (میاں یاور زمان): جناب سپیکر! میں اسمبلی کے اس فورم پر وعدہ تو نہیں کر سکتا لیکن میں معزز ممبر کے ساتھ بیٹھ جاتا ہوں اور ہم اس کے لئے کچھ سوچ سکتے ہیں۔

جناب سپیکر: اچھا، ٹھیک ہے۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! بہت شکریہ

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! ضمنی سوال۔

جناب سپیکر: میاں طاہر صاحب! چنیوٹی صاحب کافی دیر سے کھڑے ہیں۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! پھر مجھے پوائنٹ آف آرڈر دے دیں۔

جناب سپیکر: نہیں، نہیں۔ پوائنٹ آف آرڈر نہیں دیا جا سکتا کیونکہ یہ Question Hour ہے۔ جی، چنیوٹی صاحب!

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ ہمارے معزز ممبر نے یہاں سپر وائزرز کا مسئلہ اٹھایا ہے کہ ان کے خاندان متاثر ہو رہے ہیں۔ یہ جو سپر وائزرز مقرر کئے جاتے ہیں یا فیلڈ اسسٹنٹ مقرر کئے جاتے ہیں یہ اس لئے ہوتے ہیں کہ۔۔۔

جناب سپیکر: آپ اس کے متعلقہ ضمنی سوال کریں وہ تو بات انہوں نے کر لی ہے۔

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: اسی کے متعلق بات کر رہا ہوں کہ جیسے یہاں سپر وائزرز ختم کئے گئے ہیں محکمہ زراعت کے تقریباً سات سو فیلڈ اسسٹنٹ کی بھرتی نہیں ہو رہی ہے۔ ابھی جو ہمارے منسٹر صاحب نے

بتایا کہ آلو کو کیڑا لگ گیا تھا وہ کیڑے اور بیماریاں اسی لئے لگتی ہیں کہ فیلڈ میں کام کرنے والے لوگ مہیا نہیں ہیں۔ زمینداروں کو بتانے والا کوئی نہیں ہے کہ فصل کو یہ دوا دینی ہے اور یہ دوا لگانی ہے اسی لئے فصل تباہ ہو جاتی ہے۔ جو سات سو فیلڈ اسسٹنٹ کی سیٹیں خالی ہیں میں ان کے بارے میں آپ کی وساطت سے منسٹر صاحب سے یہ سوال کرنا چاہتا ہوں کہ وہ بھرتیاں کرنا چاہتے ہیں یا نہیں؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر آبپاشی (میاں یاور زمان): جناب سپیکر! ویسے ان کا سوال تو نیا بنتا ہے یہ اس سے related نہیں ہے لیکن بہرحال میں جواب دے دیتا ہوں۔ اُن کا معاملہ سپروائزر کا تھا جو contract پر تھے اور چنیوٹی صاحب نے سوال فیلڈ اسسٹنٹ کی خالی سیٹوں کے بارے میں کیا ہے جن کی ٹرانسفر ہو گئی یا shortage ہو گئی ہے۔ ان کے بارے میں گزارش یہ ہے کہ اس وقت بھرتیوں پر پابندی ہے تو جیسے ہی یہ پابندی اٹھتی ہے تو ہم فیلڈ اسسٹنٹ بالکل رکھیں گے اور ان کو بھرتی کریں گے۔

جناب سپیکر: اگلا سوال نمبر 2898 سردار وقاص حسن مؤکل کا ہے۔۔۔ وہ تشریف نہیں رکھتے۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! میں ان کے behalf پر ہوں۔

جناب سپیکر: آپ ان کے behalf پر آرہے ہیں، آگے آپ کا سوال آرہا ہے پھر اس میں چھٹی ہو جائے گی۔ کیا ٹھیک ہے؟

سردار شہاب الدین خان: نہیں۔ میں یہ سوال نہیں لیتا کیونکہ آگے میرا سوال آرہا ہے۔

جناب سپیکر: چلیں، آپ کی مرضی۔ اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ سردار مؤکل صاحب تو غیر حاضر رہنے والی چیز نہیں ہیں انہیں کوئی مسئلہ ہو گا یا دھند کی وجہ سے کہیں رُکے ہوں گے۔ اگلا سوال میاں طاہر صاحب کا ہے۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 3144 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

فیصل آباد: زرعی یونیورسٹی کے شعبہ جات و داخلہ کی تفصیلات

*3144: میاں طاہر: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) فیصل آباد میں واقع زرعی یونیورسٹی میں کس کس فیلڈ میں تعلیم دی جارہی ہے؟

(ب) 2012کے دوران ہر شعبہ میں کتنے کتنے طالب علموں نے داخلہ لیا؟

(ج) مذکورہ سال میں کتنے طالب علموں کو داخلہ ملا اور کتنے داخلہ سے محروم رہے، شعبہ وار تفصیل سے آگاہ کریں؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ یونیورسٹی کے ہر شعبہ میں ہر سال ہزاروں کی تعداد میں بچے داخلے سے محروم رہ جاتے ہیں، حکومت اس سلسلہ میں کیااقدامات اٹھارہی ہے؟

وزیرزراعت(ڈاکٹر فرخ جاوید):

(الف) زرعی یونیورسٹی فیصل آباد میں153 فیلڈ میں ایف ایس سی، بی ایس سی، بی ایس سی(آنرز)، بی ایڈ، ایم ایس سی، ایم ایس سی(آنرز) ایم فل اور پی ایچ ڈی سطح پر تعلیم و تحقیق کی سہولیات دی جارہی ہیں۔ فیلڈ کی تفصیل(الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) زرعی یونیورسٹی فیصل آباد کے تمام شعبہ جات میں2012کے دوران4740طلباء نے داخلہ لیا جس کی شعبہ وار تفصیل(ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) مذکورہ سال کے دوران تمام شعبہ جات میں داخل ہونے والے طلباء کی تعداد4740 تھی جبکہ داخلہ سے محروم طلباء کی تعداد 10742 رہی۔ شعبہ وار تفصیل(ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) زرعی یونیورسٹی فیصل آباد کو 1960 کی دہائی میں2500 سے3000 طلباء و طالبات کی ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے بنایا گیا تھا۔ چونکہ حکومت نے 2003میں تمام پبلک سیکٹر یونیورسٹیوں کو داخلوں کی تعداد بڑھانے کا حکم دیا تاکہ زیادہ سے زیادہ طلباء اعلیٰ تعلیم سے مستفید ہو سکیں اس لئے زرعی یونیورسٹی فیصل آباد نے اس حکم پر عملدرآمد کرتے ہوئے اپنے تمام شعبہ جات میں15 فیصد داخلوں کی تعداد کو بڑھا دیا اور مزید کئی نئے ڈسپلن کا بھی آغاز کیا جس سے اب طلباء کی تعداد11000 سے تجاوز کر چکی ہے۔

حکومت داخلے سے محروم رہ جانے والے طلباء کے مسئلہ سے بخوبی آگاہ ہے۔ زرعی یونیورسٹی فیصل آباد بھی پاکستان کی باقی یونیورسٹیوں کی طرح مالی مشکلات کا شکار ہے لہٰذا جیسے ہی فنڈز دستیاب ہوں گے یونیورسٹی میں مزید توسیع کر کے اس مسئلہ کو کافی حد تک حل کر لیا جائے گا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

میاں طاہر: جناب سپیکر! اس سوال کے جز (الف) میں بتایا گیا ہے کہ زرعی یونیورسٹی فیصل آباد میں فیلڈ میں 153 ایف ایس سی، بی ایس سی، بی ایس سی آنرز، بی ایڈ، ایم ایس سی، ایم ایس سی آنرز، ایم فل اور پی ایچ ڈی کی سطح پر تعلیم و تحقیق کی سہولیات جاری ہیں۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ زرعی یونیورسٹی فیصل آباد کا کل اخراجات کا تخمینہ کتنا ہے، اس کی آمدن کہاں سے حاصل ہوتی ہے اور طالب علموں سے سالانہ کتنی فیس لی جاتی ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر آبپاشی (میاں یاور زمان): جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے معزز ممبر کی خدمت میں گزارش کرتا ہوں کہ ایگریکلچر یونیورسٹی کا 13-2012 کا جو بجٹ ہے وہ 2۔ارب 58 لاکھ اور 92 ہزار روپے ہے۔ 14-2013 کا جو بجٹ ہے وہ 2۔ارب 49 کروڑ 76 لاکھ ہے۔ انہوں نے جو دوسرا سوال پوچھا کہ اس کا source کیا ہے تو HEC ان کا major contributor ہے اور باقی یونیورسٹی جو فیسیں generate کرتی ہے وہ بھی اس کا اپنا source ہے۔ پنجاب گورنمنٹ developmental budget دیتی ہے جیسے ابھی ہم نے انہیں ہاسٹل بنوا کر دیئے ہیں۔ اگر کسی اور قسم کی construction ہو تو پنجاب حکومت بھی ان کی developmental budget میں help کرتی ہے۔

جناب سپیکر: کیا research میں آپ نہیں دیتے؟

وزیر آبپاشی (میاں یاور زمان): جناب سپیکر! Research کے لئے یا تو HEC سے آتا ہے یا یونیورسٹی کے اپنے sources سے آتا ہے۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! میرے سوال کا جواب نہیں دیا گیا۔ میں نے منسٹر صاحب سے آپ کی وساطت سے یہ پوچھا ہے کہ طالب علموں سے سالانہ کتنی فیس وصول کی جاتی ہے؟ یہ سوال میں mention ہے اگر یہ پڑھیں تو میرا خیال ہے کہ بہتر طریقے سے جواب دے سکتے ہیں۔

وزیر آبپاشی (میاں یاور زمان): جناب سپیکر! جیسا کہ بتایا گیا ہے کہ جو وہاں ڈگری آفر کی جاتی ہیں وہ 153 قسم کی کیٹیگریز ہیں۔ اگر معزز ممبر ہر ایک کے بارے پوچھنا چاہتے ہیں تو میرا خیال ہے کہ پھر یونیورسٹی سے پوری booklet منگوانی پڑے گی کیونکہ ہر ایک کی different category ہے۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! اگر وہ سوال آپ کو دہرا دوں تو پھر آپ جواب دے پائیں گے؟ جہاں آپ رہ رہے ہیں اس محلے کی کل آبادی کتنی ہے اور وہاں کے تمام لوگوں کے نام کا آپ کو مکمل پتا ہے؟

میاں طاہر: جناب سپیکر! مجھے بالکل پتا ہیں۔ میں وہاں سے الیکشن لڑ کر آیا ہوں اور مجھے ایک ایک بندے کا نام پتا ہے۔ میں نے جو سوال کیا ہے اس کے جواب میں مجھے تفصیل نہیں بتائی گئی ہے۔

جناب سپیکر: انہوں نے یہ ساری detail آپ کو دی ہوئی ہے۔ یہ آپ دیکھ لیں۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! انہوں نے بتایا ہے کہ 153 ڈگریاں وہاں سے بچے حاصل کرتے ہیں۔ میری گزارش یہ ہے اور انہوں نے جواب میں لکھا ہے کہ وہاں پر بچوں کی تعداد گیارہ ہزار ہے تو ان سے ماہانہ یا سالانہ کتنے پیسے وصول کئے جاتے ہیں؟

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید): جناب سپیکر! میں یہ پہلے گزارش کر چکا ہوں کہ وہاں 153 کیٹیگریز ہیں اور میٹرک کے بعد بھی بچے entertain کئے جاتے ہیں جو ایف ایس سی کرتے ہیں، ایف ایس سی کے بعد بچے جاتے ہیں جو بی ایس سی کرتے ہیں ان میں کچھ بی ایس سی کرتے اور کچھ بی ایس سی (آنر) کرتے ہیں، بی ایس سی (آنر) کے بعد بچے ایم ایس سی، ایم ایس سی (آنر) کرتے ہیں اور ایم ایس سی (آنر) کے بعد وہ ایم فل یا پی ایچ ڈی کرتے ہیں۔ اگر معزز ممبر اس میں interested ہیں تو ہر categories کی تفصیل یونیورسٹی سے منگوائی جاسکتی ہے اور ان کو فراہم کر دی جائے گی۔

جناب سپیکر: سوال مبہم ہے۔ میرے خیال میں آپ مہربانی فرمائیں اس کے جواب پر ٹائم ضائع نہ کریں۔ آپ اگلے سوال پر آجائیں اس کو چھوڑ دیں۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! اس میں ابھی میرے ضمنی سوالات باقی ہیں۔ دیکھیں! فیصل آباد کی آبادی 80 لاکھ سے تجاوز کر چکی ہے، وہاں پر لوگوں کے بچے certificate ہاتھ میں لئے دربدر کی ٹھوکریں کھاتے پھرتے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: یہ ضمنی سوال ہے؟

میاں طاہر: جناب سپیکر! میں اس یونیورسٹی سے related بات کر رہا ہوں اور یہاں پر فیصل آباد کے ممبران موجود ہیں۔ ایگریکلچر یونیورسٹی میں لوگ داخلوں کے لئے تمام ممبران کے دروازے کھٹکھٹا کر جس طرح ذلیل و خوار ہوئے ہیں میں اس پر بات کرنا چاہتا ہوں۔ میں اس لئے پوچھنا چاہ رہا تھا کہ ایگریکلچر یونیورسٹی۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں۔ آپ اس پر تقریر نہ جھاڑیں، آپ مہربانی کریں۔ آپ اگلے سوال پر آئیں۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! اگر ایسے ہی جواب آنے ہیں تو پھر مجھے سوال کرنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، اگر آپ سوال ہی ایسا کریں گے تو اس کا جواب کیسا ملے گا؟

میاں طاہر: جناب سپیکر! میں نے سوال کیا ہے اور میرے سوال کا ابھی تک مجھے جواب نہیں ملا۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، آپ مہربانی فرمائیں، اچھے طریقے سے سوال کریں۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! دیکھیں، میں نے جو سوال کیا ہے اس کا جواب ابھی تک مجھے نہیں دیا گیا۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، دوسروں کا ٹائم ضائع نہ کریں، آپ مہربانی کریں۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! میں بالکل اس سے مطمئن نہیں ہوں۔

جناب سپیکر: میرے بھائی! باقیوں کا بھی تو ٹائم ہے۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! اس میں ٹائم ضائع کرنے والی تو بات ہی نہیں ہے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، نہیں۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! ہم اتنی محنت کر کے سوال لاتے ہیں۔ ہمیں لوگوں نے ووٹ دے کر اس ایوان میں بھیجا ہے اگر ہم لوگوں کی بات نہیں کریں گے تو پھر کیا کریں گے؟

جناب سپیکر: جی، جو بات کرنے والی ہے اور جو سوال سے متعلقہ بات ہے وہ آپ کی اس بات کا جواب دینے کے لئے تیار ہیں۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! میں نے سوال سے متعلقہ بات پوچھی ہے کہ وہاں پر بچوں کی تعداد کتنی ہے اور ان سے کتنی فیسیں وصول کی جاتی ہیں؟

جناب سپیکر: انہوں نے محکمے بتا دیئے، particularly آپ ایک ایک محکمہ کا پوچھیں تو وہ بتا بھی دیں گے۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! یا پھر یہاں پر کھڑے ہو کر یہ کہہ دیں کہ وہ جواب نہیں دے سکتے۔

جناب سپیکر: جی، نہیں۔ وہ نہیں کہہ سکتے، وہ ایسا کیوں کہیں؟

میاں طاہر: جناب سپیکر! تو پھر مجھے بتا دیں جو میں نے سوال کیا ہے۔

جناب سپیکر: جی، نہیں۔ جو پوچھنے والی بات ہے آپ وہ پوچھیں میں ان سے جواب لیتا ہوں۔ آپ کی مہربانی ہو گی۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! فیسوں کی مد میں 11 ہزار بچوں سے کتنے پیسے وصول کئے جاتے ہیں؟ یہ میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: آپ سوال دیں پھر میں پوچھوں گا۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! میں نے سوال دیا ہے۔

جناب سپیکر: نہیں، یہ اس سے متعلقہ نہیں ہے۔ آپ کی مہربانی، اگلا سوال بھی آپ کا ہے۔ میاں طاہر صاحب! اگلے سوال پر آئیں۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! اگر جواب ہی نہیں آنا تو پھر میں اگلا سوال withdraw کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: آپ کیا کرتے ہیں؟ میں اگر آپ کو کہوں کہ آپ کے اپنے سر کے بال کتنے ہیں تو آپ بتا سکیں گے؟ Is it possible?

میاں طاہر: جناب سپیکر! گیارہ ہزار بچے وہاں پر تعلیم حاصل کر رہے ہیں اور میں نے یہ پوچھا ہے کہ ان گیارہ ہزار بچوں سے کتنی فیسیں وصول کی جاتی ہیں؟ یہ میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، آپ اس کا جواب بتائیں۔

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید): جناب سپیکر! اس کا جواب ہے کہ یونیورسٹی کا 50 فیصد بجٹ HEC سے آتا ہے اور 50 فیصد بجٹ یونیورسٹی اپنے resources سے generate کرتی ہے جس کا ایک حصہ فیسیں بھی ہیں۔ معزز ممبر نے ابھی ذکر کیا ہے کہ یہ فیصل آباد کے رہنے والے ہیں اور انہوں نے فیصل آباد کی آبادی پوری نہیں بتائی اور مجھ سے توقع رکھ رہے ہیں کہ یونیورسٹی کے 153 categories کی پوری فیس کا ذکر کروں۔

جناب سپیکر: جی، ہم ان سے یہ بات نہیں پوچھ سکتے، آپ اس بات کو چھوڑیں۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! میرا خیال ہے وزیر صاحب personal ہونے جا رہے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: آپ اپنے سوال پر آئیں، please come to your question. جی، میاں طاہر!

میاں طاہر: جناب سپیکر! میں نے صرف یہ پوچھا ہے کہ۔۔۔

جناب سپیکر: آپ اگلا سوال کرنا چاہتے ہیں یا نہیں؟ آپ جلدی سے بولیں۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! میں withdraw کروں گا۔۔۔

جناب سپیکر: چلیں! جی، انہوں نے خود ہی withdraw کر لیا ہے۔ اب سوال نمبر 3145 کو چھوڑ دیں۔ اب اگلا سوال نمبر 3215 چودھری فیصل فاروق چیمہ صاحب کا ہے۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! on his behalf.

جناب سپیکر: آپ دو ضمنی سوال پہلے کر چکی ہیں۔ آپ تشریف رکھیں۔ جی، کوئی اور نہیں ہے لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3358 جناب شہزاد منشی صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اب اگلا سوال جناب احمد شاہ کھگہ صاحب کا ہے۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! on his behalf.

جناب سپیکر: اچھا! ایک تو آپ کا چلا گیا ہے باقی ایک رہ گیا ہو گا چلیں! ٹھیک ہے۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! آپ کہیں تو میں بیٹھ جاتا ہوں۔

جناب سپیکر: نہیں، آپ سوال نمبر بولیں۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! سوال نمبر 3364 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے جناب احمد شاہ کھگہ کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

غلہ منڈیوں میں آڑھتی صاحبان کے ہاتھوں کاشتکاروں کا استحصال

*3364: جناب احمد شاہ کھگہ: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ غلہ منڈیوں میں جو کاشتکار اپنی فصل فروخت کرنے جاتا ہے اس کے ساتھ غلہ منڈی کے آڑھتی صاحبان موجود ریٹ سے کم کا سودا کر کے رقم دیتے ہیں؟

(ب) حکومت اس کی روک تھام کے لئے کیا اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ج) کیا حکومت مارکیٹ کمیٹی کے ادارے کو کام میں لاتے ہوئے مذکورہ مسئلے کو حل کر سکتی ہے؟

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید):

(الف) یہ دُرست نہ ہے۔ غلہ منڈیوں میں جو کاشتکار اپنی فصل فروخت کرنے جاتا ہے وہ اپنی مرضی سے کسی بھی آڑھتی کی دُکان پر اپنی جنس رکھتا ہے اور ایک مقررہ وقت پر مختلف خریدار اس

زرعی جنس کی کھلے عام بولی لگاتے ہیں جو خریدار زیادہ سے زیادہ بولی لگاتا ہے وہ جنس اُسے فروخت کر دی جاتی ہے ہاں اگر زیادہ سے زیادہ کھلے عام لگائی گئی قیمت کسی کاشتکار کی مرضی کے مطابق نہ ہو تو وہ آڑھتی کو اپنی جنس کسی اور دِن فروخت کرنے کا کہہ دیتا ہے۔ کاشتکار زرعی جنس فروخت ہونے کے بعد قانون کے مطابق مقرر کردہ کمیشن آڑھتی کو ادا کرتا ہے۔ مارکیٹ کمیٹی بولی کی نگرانی کرتی ہے تاکہ کاشتکار کا نقصان نہ ہو۔

(ب) کاشتکار جب بھی کسی غیر قانونی عمل کی شکایت کسی آڑھتی کے خلاف کرتے ہیں تو متعلقہ مارکیٹ کمیٹی اس کا تدارک کرتی ہے۔

(ج) اس کا جواب جز(ب) میں دے دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! میں سوال کی جز(ب) کے حوالے سے clarification چاہوں گا۔ اس میں پوچھا گیا ہے کہ حکومت اس کی روک تھام کے لئے کیا اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے؟ اور اس کا جواب ہے کہ کاشتکار جب بھی کسی غیر قانونی عمل کی شکایت کسی آڑھتی کے خلاف کرتے ہیں تو متعلقہ مارکیٹ کمیٹی اس کا تدارک کرتی ہے تو میرا ضمنی سوال ہے کہ کیا پچھلے سال یا اس سال کی کوئی لسٹ ہے کہ پورے پنجاب کی مارکیٹ کمیٹی میں جو شکایات درج کرائی گئیں کیونکہ میری اطلاع کے مطابق مارکیٹ کمیٹی کے اندر کوئی ایسا mechanism ہی نہیں ہے جس کے مطابق اس قسم کا کوئی سدباب کیا جائے۔ اگر کوئی لسٹ ہے یا ان کے پاس verification یا وہ سوال یا مسائل جو کاشتکاروں کو آڑھتیوں کے ساتھ پیش آئے ہیں اگر ہیں تو مجھے نمبر بتا دیئے جائیں؟

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید): جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے معزز ممبر کی خدمت میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ منڈی میں جو معاملات ہوتے ہیں یہ آڑھتی اور کسان کے درمیان written معاملات نہیں ہوتے بلکہ سارے verbally ہوتے ہیں۔ اگر کسی کسان کو کوئی شکایت ہوتی ہے تو وہ مارکیٹ کمیٹی کے سیکرٹری یا چیئرمین یا ایڈمنسٹریٹر کو جب verbally بتاتے ہیں تو وہ ان کی redressal ضرور کرتے ہیں کیونکہ ان کے لائسنس فیس اور باقی لائسنس کا اجراء مارکیٹ کمیٹی والوں نے کرنا ہوتا ہے۔ دوسرا میں معزز ممبر کی خدمت میں گزارش کرنا چاہوں گا کہ مارکیٹ کمیٹی کا ایک نیا ایکٹ لانے جا رہے ہیں جس میں middleman کا role minimize کر دیا جائے گا تاکہ کسان اپنی productions منڈی میں لا کر competitive rate پر اس کا معاوضہ لے سکے۔

سردار وقاص حسن مؤکل:جناب سپیکر!یہ کس قسم کا محکمہ ہے کہ جہاں پر ایک verbally transaction کو acknowledge کیا جارہا ہے؟حکومت آڑھتیوں سے ٹیکس لیتی ہے۔ اگر ہر verbal transaction ہے تو ٹیکس کس بنیاد پر calculate کیا جاتا ہے اور کیسے پتالگتا ہے کہ کس آڑھتی نے کتنی جنس کا transaction کیا ہے اور اس نے کاشتکار کو کتنے پیسے دیئے ہیں،یہ کیسے ہوسکتا ہے اور کیاآپ کے ماننے میں یہ بات آرہی ہے کہ verbal transaction کے بعد،وہ وہاں پر بیٹھے ہوئے ہیں اور اس کامطلب ہے کہ وہ وہاں پر بدمعاش ہیں کہ جناب مجھے اس آڑھتی نے پیسے کم دیئے اور مارکیٹ کمیٹی کابندہ جاکراسے کہے کہ تم نے اس کو پیسے کیوں کم دیئے ہیں؟اگر یہ mechanism ایسے ہے تو پھر کاشتکاروں کا تو اللہ ہی حافظ ہے،جن کی redressal کے لئے ایک institution بنا ہوا ہے اس کا کوئی mechanism ہی نہیں ہے،مجھے یہ بتایا جا رہا ہے کہ ان کی آپس میں verbal transaction ہوتی ہے اس لئے اس کا کوئی ریکارڈ نہیں ہے۔

وزیر زراعت(ڈاکٹر فرخ جاوید):جناب سپیکر!میرے بھائی misunderstand کر گئے ہیں،میں نے ان سے یہ گزارش کی ہے کہ آڑھتی اور فارمر کے درمیان جو لین دین کے معاملات ہوتے ہیں وہ زبانی ہوتے ہیں،کبھی کاشت کار آتا ہے آڑھتی سے کھادلے جاتا ہے،کبھی کوئی اور چیزلے جاتا ہے،یہ چیزیں ان کے درمیان verbally طے ہوتی ہیں لیکن جو produce منڈی میں auction کے لئے آ جائے اس کا open auction ہوتا ہے اور اس کا باقاعدہ ریکارڈ رکھا جاتا ہے۔اس بارے میں جو farmer complaint کرتا ہے وہ عام طور پر verbally کرتا ہے،تحریری طور پر نہیں کرتا ہے اور اسی وقت اس کی redressal کی جاتی ہے۔جو product open auction کے ذریعے منڈی میں auction کی جاتی ہے اس کا پورا ریکارڈ موجود ہوتا ہے کیونکہ منڈی نے تو اس سے فیس لینی ہوتی ہے۔ اگر منڈی ریکارڈ نہیں رکھے گی تو فیس کیسے لے گی لہذا اس کا پورا ریکارڈ رکھا جاتا ہے۔

جناب سپیکر:شکریہ۔اگلا سوال نمبر 3415 جناب شہزاد منشی صاحب کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر 3504 جناب محمد انیس قریشی صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال جناب جعفر علی ہوچہ صاحب کا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک(ایڈووکیٹ):جناب سپیکر!سوال نمبر 3571 ہے،جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔(معزز ممبر نے جناب جعفر علی ہوچہ کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

تحصیل تاندلیانوالہ: مارکیٹ کمیٹیوں سے متعلقہ تفصیلات

*3571: جناب جعفر علی ہوچہ: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) تحصیل تاندلیانوالہ کی حدود میں کون کون سی مارکیٹ کمیٹیاں کہاں کہاں واقع ہیں، سال12۔2011اور13۔2012میں ان کی کتنی آمدن کس کس مد میں ہوئی؟

(ب) اس تحصیل کی حدود میں کہاں کہاں سبزی منڈی قائم ہے، ان میں کتنی دکانیں ہیں اور ان سے حکومت کتنی رقم وصول کر رہی ہے؟

(ج) اس تحصیل کی کون کون سی سبزی منڈی شہر کی حدود میں آچکی ہے، یہ کب بنائی گئی تھیں؟

(د) جو سبزی منڈیاں شہر کی حدود میں آچکی ہیں حکومت ان کو شہروں سے باہر منتقل کرنے کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

(ہ) ان سبزی منڈیوں کی صفائی اور دیکھ بھال کے لئے کتنے ملازم کام کر رہے ہیں مزید کتنے عملہ کی ضرورت ہے؟

(و) کیا حکومت ان سبزی منڈیوں کے مسائل حل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک؟

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید):

(الف) تحصیل تاندلیانوالہ کی حدود میں دو مارکیٹ کمیٹیاں، مارکیٹ کمیٹی تاندلیانوالہ اور مارکیٹ کمیٹی ماموں کانجن موجود ہیں۔ دونوں مارکیٹ کمیٹیوں کی مذکورہ سالوں کی مد وار آمدن اس طرح سے ہے۔

مارکیٹ کمیٹی

آمدن (روپوں میں)

سال	مارکیٹ فیس	لائسنس فیس	متفرقات	کرایہ	میزان
2011۔12	33لاکھ55ہزار55	12لاکھ4ہزار780	1لاکھ39ہزار492	8لاکھ34ہزار634	55لاکھ33ہزار961
2012۔13	20لاکھ41ہزار541	6لاکھ84ہزار305	56ہزار318	10لاکھ64ہزار203	38لاکھ46ہزار367

مارکیٹ کمیٹی ماموں کانجن

آمدن (روپوں میں)

سال	مارکیٹ فیس	لائسنس فیس	متفرقات	میزان
2011۔12	31لاکھ20ہزار111	5لاکھ9ہزار570	36ہزار178	36لاکھ65ہزار859
2012۔13	32لاکھ56ہزار210	5لاکھ55ہزار82	79ہزار655	38لاکھ90ہزار947

(ب) مارکیٹ کمیٹی تاندلیانوالہ میں سبزی منڈی قائداعظم روڑ پر واقع ہے۔اس میں16 دکانیں ہیں اوران سے مارکیٹ فیس کی وصولی ٹی ایم اے تاندلیانوالہ کر رہی ہے جبکہ مارکیٹ فیس کی وصولی کا کیس سپریم کورٹ آف پاکستان میں زیر سماعت ہے۔
مارکیٹ کمیٹی ماموں کانجن کی حدود میں دو عدد سبزی منڈیاں قائم ہے۔سبزی منڈی ماموں کانجن اور سبزی منڈی مریدوالہ۔
سبزی منڈی ماموں کانجن میں آٹھ دکانات جبکہ سبزی منڈی مریدوالہ میں بارہ دکانات ہیں۔یہ دونوں منڈیاں پرائیویٹ ہیں۔

(ج) تاندلیانوالہ کی سبزی منڈی شہر کی حدود میں آچکی ہے اور یہ منڈی1953 میں بنائی گئی تھی۔
ماموں کانجن میں دونوں سبزی منڈیاں پرائیوٹ ہیں ماموں کانجن منڈی کا قیام1970اور سبزی منڈی مریدوالہ کا قیام1987 میں آیا۔

(د) سبزی منڈی تاندلیانوالہ شہر کی حدود میں آچکی ہے۔سبزی منڈی کی منتقلی کے لئے باقاعدہ طور پر زمین کا قبضہ جناب ڈسٹرکٹ کوآرڈینیشن آفیسر ضلع فیصل آباد نے مارکیٹ کمیٹی تاندلیانوالہ کولے کردے دیاہےاور ترقیاتی کام شروع کردیئے گئے ہیں۔

(ہ) سبزی منڈی تاندلیانوالہ کی صفائی کا ذمہ ٹی ایم اے کا ہے۔اور ٹی ایم اے تاندلیانوالہ باقاعدگی کے ساتھ صفائی کر رہی ہے اور منڈی کی دیکھ بھال کے لئے مارکیٹ کمیٹی تاندلیانوالہ کا عملہ (سیکرٹری مارکیٹ کمیٹی،ایک انسپکٹر،دوسب انسپکٹراور ایک نائب قاصد)ہمہ وقت موجودہ ہوتے ہیں جوکہ باقاعدہ طور پر سیکرٹری مارکیٹ کمیٹی کی زیر نگرانی سبزی وپھل کی آکشن کو نوٹ کرتے ہے۔مزید عملے کی ضرورت نہ ہے۔
سبزی منڈی ماموں کانجن اور سبزی منڈی مریدوالہ میں صفائی کے لئے خاکروب موجود ہیں۔سبزی منڈیوں کی دیکھ بھال کے لئے انسپکٹر،سب انسپکٹراور فیلڈمین موجودہوتے ہیں۔ مزید عملے کی ضرورت نہ ہے۔

(و) مارکیٹ کمیٹی تاندلیانوالہ میں کوئی مسئلہ زیرالتواء نہ ہے۔مارکیٹ کمیٹی کی طرف سے تمام سہولیات فراہم کی جارہی ہیں۔اگر کوئی مسئلہ پیش آتاہے تواسے فوری طور پر حل کر دیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اس سوال کے جز(د) میں یہ پوچھا گیا تھا کہ جو سبزی منڈیاں تاندلیانوالہ شہر کی حدود میں آچکی ہیں حکومت ان کو شہروں سے باہر منتقل کرنے کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟ اس کے لئے کوئی ٹائم فریم نہیں دیا گیا صرف یہ کہہ دیا گیا ہے کہ یہ منڈی شہر کی حدود میں آگئی ہے، اس کے ساتھ ساتھ سوال میں یہ بھی پوچھا گیا تھا جن شہروں میں یہ منڈیاں شہری حدود میں آچکی ہیں، اسی کے adjacent ساہیوال ہے، وہاں پر بھی منڈی شہر میں آچکی ہے اور اس کے لئے زمین بھی پچھلے دو سال سے acquire ہو چکی ہے، وزیر موصوف مجھے یہ بتا دیں کہ کب تک یہ منڈیاں شہر سے باہر شفٹ ہو جائیں گی تاکہ شہریوں کے آرام اور سکون میں خلل واقع نہ ہو سکے؟

جناب سپیکر: تاندلیانوالہ ساہیوال میں ہے؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! ساہیوال سے adjacent ہے، میرے حلقہ کے ساتھ ہی ہے اور دریائے راوی لگتا ہے، دریا کے ایک طرف تاندلیانوالہ ہے اور دوسری طرف میرا حلقہ ہے۔

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید): جناب سپیکر! ویسے تو معزز ممبر کا نیا سوال بنتا ہے لیکن اگر آپ کا حکم ہے تو میں اس کا جواب دے دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: چلو اچھی بات ہے۔

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید): جناب سپیکر! پنجاب میں محکمہ زراعت کا یہ collective decision ہے کہ جہاں بھی سبزی منڈی شہر کی حدود میں آگئی ہے اس کو باہر شفٹ کر دیا جائے۔ ان کے ضلع ساہیوال کی جو منڈی ہے وہ بھی اسی اصول کے تحت شہر کے باہر شفٹ کر دی جائے گی۔ اس سلسلے میں ڈی سی او کے ماتحت ایک کمیٹی بنتی ہے اور غالباً 4 rule ہے جس کے تحت وہ دکانوں وغیرہ کا auction کرتے ہیں۔ جیسے ہی auction ہوگا تو منڈی operational ہونے کے لئے محکمہ زراعت کے پاس آ جائے گی تو اس کے بعد وہ منڈی operational ہو جائے گی۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! وزیر موصوف کی مہربانی ہے کہ انہوں نے اس کا تفصیلی جواب دے دیا ہے، اس سلسلے میں یہ جس rule اور کمیٹی کا ذکر کر رہے ہیں اس پر عمل ہو چکا ہے، وہاں پر آج بھی ایسے لوگ ہیں جو وہاں کی سبزی منڈیوں، غلہ منڈیوں کے آڑھتی ہیں لیکن ان کو participation نہیں دی جا رہی۔ اس سلسلے میں میرے پاس کئی complaints بھی آئی ہیں تو یہ مہربانی فرما کر اس معاملہ کو take up کروا دیں۔

جناب سپیکر:اس سلسلے میں آپ اجلاس کے بعد وزیر موصوف کو مل لیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ):جناب سپیکر!میری یہ گزارش ہے کہ ایک تو اس معاملے کو take up کر لیا جائے دوسرا انہوں نے زمین بھی acquire کی ہوئی ہے یہ کوئی ٹائم فریم بھی دے دیں کہ کب تک یہ منڈیاں شفٹ ہو جائیں گی؟

جناب سپیکر:آپ آپس میں بیٹھ کر یہ معاملات طے کر لیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ):جناب سپیکر!ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر:اگلا سوال نمبر 3617 بھی جناب جعفر علی ہوچہ صاحب کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر 3619 محترمہ نبیلہ حاکم علی خان صاحبہ کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو pending کر دیا جائے۔اگلا سوال لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) سردار محمد ایوب خان صاحب کی طرف سے ہے۔

لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) سردار محمد ایوب خان:جناب سپیکر!سوال نمبر 3623 ہے،جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر:جی،جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

زرعی گریجویٹس کو زرعی زمین دینے سے متعلقہ تفصیلات

*3623:لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) سردار محمد ایوب خان:کیا وزیر زراعت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گزشتہ دور حکومت میں زرعی گریجویٹس کو پچیس ایکڑ زرعی رقبہ دینے کی منظوری دی گئی تھی؟

(ب) زرعی گریجویٹس کو کن کن شہروں میں زرعی زمین دی گئی ہے نیز جن گریجویٹس نے درخواستیں دی تھیں کیا سب کو زرعی رقبہ دیا گیا ہے نیز کون کون سے زرعی گریجویٹس کو کتنا رقبہ دیا گیا ہے؟

(ج) کیا زرعی گریجویٹس کو دیا گیا تمام زرعی رقبہ کاشت کیا جا رہا ہے اگر ہاں تو اس سے حکومت کو کیا فوائد حاصل ہو رہے ہیں؟

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے۔

(ب) زرعی گریجویٹس کو درج ذیل 26 اضلاع میں زرعی زمین الاٹ کی گئی۔

1۔	فیصل آباد	2۔	ٹوبہ ٹیک سنگھ
3۔	جھنگ	4۔	چنیوٹ
5۔	سرگودھا	6۔	خوشاب
7۔	میانوالی	8۔	بھکر
9۔	حافظ آباد	10۔	شیخوپورہ
11۔	ننکانہ صاحب	12۔	قصور
13۔	ساہیوال	14۔	پاکپتن
15۔	اوکاڑہ	16۔	ملتان
17۔	وہاڑی	18۔	خانیوال
19۔	لودھراں	20۔	بہاولپور
21۔	بہاولنگر	22۔	رحیم یار خان
23۔	ڈیرہ غازی خان	24۔	مظفر گڑھ
25۔	لیہ	26۔	راجن پور

متعلقہ اضلاع سے مرد / خواتین زرعی گریجویٹس، ویٹرنری گریجویٹس اور فارسٹ گریجویٹس سے DCOs نے درخواستیں وصول کیں اور قرعہ اندازی کی بنیاد پر 1609 زرعی گریجویٹس کو زرعی رقبہ پانچ سال کی لیز پر دیا گیا ہے۔ زرعی، ویٹرنری اور فارسٹ گریجویٹس کو 12 ایکڑز سے لے کر 25 ایکڑ تک زرعی رقبہ لیز پر دیا گیا

(ج) پنجاب کے 26 اضلاع میں 1609 گریجویٹس کو زمین الاٹ کی گئی جن میں سے 911 زرعی گریجویٹس نے زمین کا قبضہ حاصل کیا۔ ان میں 589 نے زرعی زمین کو آباد کر کے اس سے پیداوار لینی شروع کر دی ہے۔

زرعی گریجویٹس نے گندم، چاول، کپاس، سورج مکھی اور کماد وغیرہ کی فصلات کاشت کیں جس سے زرعی پیداوار میں اضافہ ہوا۔ روزگار میں اضافہ ہوا۔ بنجر قدیم رقبہ آباد ہوا۔ علاوہ ازیں محکمہ زراعت کی زرعی تربیتی ورکشاپس سے الاٹی گریجویٹس کو تربیت کی گئی جس سے مجموعی قومی پیداوار میں اضافہ ہوا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) سردار محمد ایوب خان: جناب سپیکر! جواب میں بتایا گیا ہے کہ 1609 زرعی گریجویٹس کو زرعی رقبہ الاٹ کیا گیا تھا، میرا اس پر ضمنی سوال ہے کہ 1609 میں سے ڈسٹرکٹ ٹوبہ ٹیک سنگھ کے کتنے گریجویٹس کو زرعی رقبہ الاٹ کیا گیا اور ان میں سے کتنے لوگوں کو قبضہ لے کر دیا گیا؟

جناب سپیکر: کتنے زرعی گریجویٹس کو یہ رقبہ الاٹ کیا گیا اور کتنے لوگوں کو قبضہ لے کر دیا گیا؟

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید): جناب سپیکر! 1609 زرعی گریجویٹس میں ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ بھی شامل ہے، اگر یہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کے بارے میں تفصیل پوچھنا چاہتے ہیں تو اس کے لئے علیحدہ سوال کریں، انہوں نے پنجاب کے بارے میں سوال کیا تھا تو پنجاب کے بارے میں گزارش یہ ہے کہ 1609 گریجویٹس ہیں جن کو ہم نے الاٹ کیا تھا، اس میں سے 911 گریجویٹس نے قبضہ لے لیا ہے باقی لوگوں کی کورٹ میں litigation چل رہی ہے جس کی وجہ سے وہ قبضہ نہیں لے سکے۔ اس پر بھی Government actively peruse کر رہی ہے، اس کو follow کر رہی ہے کہ جیسے ہی litigation سے ان کا stay vacate ہوا تو ان کے حوالے کر دیا جائے گا۔ ٹوبہ ٹیک سنگھ کی لسٹ میں معزز ممبر کو دے دوں گا، یہ مجھ سے رابطہ کر لیں اجلاس کے بعد ہی میں ان کو لسٹ فراہم کر دوں گا۔

جناب سپیکر: رابطہ تو انہوں نے اجلاس میں ہی آپ کے ساتھ کر لیا ہے۔

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید): جناب سپیکر! میں اجلاس کے بعد ان کو وہ لسٹ فراہم کر دوں گا۔

لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) سردار محمد ایوب خان: جناب سپیکر! انہوں نے 26 اضلاع کے نام لکھے ہیں جن میں 1609 ایکڑ رقبہ تقسیم کیا گیا ہے، ان کے پاس اس کی تفصیل ہونی چاہئے کہ 26 اضلاع میں سے ہر ضلع میں کتنا کتنا رقبہ الاٹ ہوا ہے، میرے خیال میں تو یہ الگ سوال نہیں بنتا بلکہ یہ اسی سوال کا حصہ ہے۔ اگر ان کے پاس اس سوال کا جواب فوری طور پر نہیں ہے تو میں وزیر موصوف سے بعد میں پوچھ لوں گا۔ میرا اگلا ضمنی سوال ہے کہ 911 زرعی گریجویٹس کو زمین الاٹ کی گئی جس میں سے صرف 589 زرعی گریجویٹس نے زمین آباد کی ہے، جو زمین آباد نہیں ہوئی اس کے بارے میں انہوں نے اب تک کیا ایکشن لیا ہے، کیا وہ لوگ جنہوں نے درخواستیں دی ہوئی تھیں اور ان کے نام نہیں نکلے تھے، ان کو یہ زمینیں دینے کا ارادہ رکھتے ہیں یا جن لوگوں نے زمین آباد ہی نہیں کی ان سے حکومت نے زمین واپس لے لی ہے اور اس بارے میں انہوں نے کیا ایکشن لیا ہے؟

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید): جناب سپیکر! خادم اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف کا initiative تھا یہ ان کا vision تھا کہ زرعی گریجویٹس، ویٹرنری گریجویٹس اور فاریسٹ گریجویٹس کو یہ زمینیں ساڑھے بارہ ایکڑ سے لے کر پچیس ایکڑ تک فراہم کی جائیں۔ پچھلے دنوں ان کے نوٹس میں یہ بات لائی گئی ہے کہ کچھ زمینیں غیر آباد پڑی ہوئی ہیں۔ انہوں نے ان زمینوں کے مسائل حل کرنے کے لئے ایک کمیٹی بنائی ہے۔ اس میں بڑا مسئلہ آبپاشی کا ہے کیونکہ وہاں پر پانی available نہیں ہے۔ انہوں نے اس سلسلے میں محکمہ زراعت، محکمہ آبپاشی اور پی اینڈ ڈی کی سربراہی میں ایک کمیٹی بنائی ہے جو اس پر actively کام کر رہی ہے کہ وہاں پر کس طرح سے ان زمینوں کو پانی فراہم کیا جا سکے۔ میں اپنے معزز ممبر کو آپ کی وساطت سے یہ یقین دلاتا ہوں کہ انشاء اللہ ہم اس سلسلہ میں ہر قسم کی کوشش کریں گے کہ ان کو زیادہ سے زیادہ facilities فراہم کی جائیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اس سوال کے جز (ب) میں بتایا گیا ہے کہ ساہیوال میں بھی زرعی گریجویٹس کو زمینوں کی الاٹمنٹ ہوئی ہے جو صرف کاغذوں کی حد تک محفوظ ہے، وزیر موصوف اتنا بتا دیں کہ ان کو کب تک قبضہ دے دیا جائے گا کیونکہ انہیں قبضہ ملے گا تو وہ زمینیں آباد کریں گے لہذا وزیر موصوف قبضہ مافیا سے کب تک قبضہ چھڑالیں گے؟

جناب سپیکر: آپ کوئی specific سوال کریں کہ فلاں بندے کو قبضہ نہیں ملا تاکہ وہ اس کے مطابق جواب دے سکیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! ساہیوال کے جتنے cases ہیں ان کا ریکارڈ چیک کریں، میرے چار specific cases ہیں جو میں ان کو بتا سکتا ہوں۔

جناب سپیکر: انہوں نے کہا ہے کہ ساہیوال کے جتنے بھی گریجویٹس ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! پھر یہ انہیں possession لے کر دیں تاکہ وہ گریجویٹس اس پر اپنا کام شروع کر سکیں اور یہ بھی بتائیں کہ انہیں کب تک قبضہ دے دیا جائے گا؟

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید): جناب سپیکر! جیسا کہ میں نے پہلے بھی معزز ایوان کی خدمت میں گزارش کی ہے کہ کچھ قبضے تو ایسے ہیں جو litigation کی وجہ سے نہیں مل سکے، اگر کوئی specific

caseایسا ہے جو کہ معزز ممبر سمجھتے ہیں کہ کاغذوں کی حد تک ہے تو یہ اس کی نشاندہی کریں ہم رپورٹ منگوالیں گے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں انہیں اس کی لسٹ دے دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، دیں بلکہ ضرور دیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں انہیں لسٹ دے دیتا ہوں، یہ ان پر مہربانی کروا دیں۔

جناب سپیکر: اگر تو ان کا کیس کورٹ میں نہیں ہے پھر تو یہ کروادیں گے اگر کورٹ میں کیس ہے تو پھر اس کا طریق کار تو آپ کو پتا ہی ہے۔

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید): جناب سپیکر! ان کو بھی ہم pursue کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: اگلا سوال نمبر 3787 جناب خالد غنی چودھری صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ جناب خالد غنی چودھری صاحب محنت تو بہت کرتے ہیں آج شاید دھند کی وجہ سے نہیں پہنچ سکے لیکن میں اب کیا کر سکتا ہوں۔ اگلا سوال نمبر 3788 بھی جناب خالد غنی چودھری صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ ان کے چار سوال کیسے آ گئے؟ اچھا دو سوال پہلے کے pending تھے۔ اگلا سوال نمبر 4130 محترمہ نبیلہ حاکم علی خان صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ فرحانہ افضل صاحبہ کی طرف سے ہے۔

محترمہ فرحانہ افضل: جناب سپیکر! سوال نمبر 4158 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

بھلوال: کنّو کی فروخت سے متعلقہ مسائل اور حکومتی اقدامات

*4158: محترمہ فرحانہ افضل: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ کنّو کے ٹھیکیدار کنّو کے باغبانوں کو وقت پہ پیسے نہیں دیتے اور فیکٹری مالکان اپنی مرضی کا بھاؤ لگاتے ہوئے صحیح ریٹ نہیں لگاتے؟

(ب) وزیر زراعت اس صورتحال کے پیش نظر کیا اقدامات اٹھا رہے ہیں اور مسئلہ کے تدارک کے لئے کون سا واضح لائحہ عمل اختیار کر رہے ہیں؟

(ج) بھلوال جو کہ کنّو کی پاکستان میں سب سے بڑی مارکیٹ ہے کیا حکومت وہاں پر باقاعدہ کنّو کی تجارت کی منڈی بنانے کا ارادہ رکھتی ہے جہاں کراچی، کوئٹہ اور پشاور کے بیوپاری براہ راست زمینداروں سے مال خریدیں نیز کنّو کی تجارت کو ریگولیٹ کرنے اور زمینداروں کے تحفظ کے لئے کیا اقدامات اٹھائے جا رہے ہیں؟

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید):

(الف) عام طور پر بیوپاری حضرات زمینداروں کی مرضی سے کنّو کے باغات پھول آنے پر ہی خرید لیتے ہیں۔ قیمت خرید تقریباً چار اقساط میں ادا کرتے ہیں۔ پہلی قسط باغ کی خرید کے وقت ہی زمیندار کو ادا کر دی جاتی ہے دوسری قسط پہلی توڑائی کے وقت اور باقی دو اقساط مکمل توڑائی تک زمیندار کو ادا کر دیتے ہیں۔

بیوپاریوں کے علاوہ کنّو فیکٹری مالکان بھی کنّو کی خریداری کرتے ہیں اور اُن کی گریڈنگ اور پیکنگ کے بعد دوسرے شہروں سے آئے ہوئے بیوپاریوں کو فروخت کرتے ہیں۔ یہ تمام عمل زمیندار کی مرضی سے ہوتا ہے۔ جو زمیندار اپنی مرضی کی قیمت حاصل کرنا چاہتے ہیں وہ مارکیٹ میں اپنے پھل کو کھلی نیلامی کے ذریعے فروخت کرتے ہیں۔

(ب) زرعی اجناس خصوصاً کنّو کی ایکسپورٹ بڑھانے کے لئے حکومت پنجاب نے Value Chain Analysis کا پراجیکٹ شروع کر رکھا ہے۔ اس پراجیکٹ کا مقصد مارکیٹنگ کے دوران ہر مرحلہ یعنی پیداوار، پراسسنگ، ٹرانسپورٹ، گریڈنگ، پیکنگ وغیرہ کو بہتر کرنے کے لئے حکومت کا مالی اعانت کرنا ہے۔

(ج) بھلوال سرگودھا اور کوٹ مومن کنّو کی پیداوار کے لئے نہایت موزوں علاقے تصور ہوتے ہیں اس لئے کنّو کے باغات کثرت سے ان علاقوں میں پائے جاتے اور کنّو کی ترسیل پورے ملک بلکہ بیرونِ ملک بھی یہاں سے ہوتی ہے۔

کنّو کی فروخت کے لئے گورنمنٹ نے بھلوال اور سرگودھا میں فروٹ منڈیاں قائم کی ہوئی ہیں جہاں کنّو کی فروخت نیلامِ عام کے ذریعے سے ہوتی ہے تاکہ زمیندار کو بہتر سے بہتر قیمت وصول ہو سکے اس طرح کنّو کی علیحدہ منڈیوں کی فی الحال ضرورت نہیں ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ فرحانہ افضل: جناب سپیکر! اس سوال کے جز (الف) میں ہے کہ کیا یہ درست ہے کہ کنّو کے ٹھیکیدار کنّو کے باغبانوں کو وقت پر پیسے نہیں دیتے اور فیکٹری مالکان اپنی مرضی کا بھاؤ لگاتے ہوئے صحیح ریٹ نہیں لگاتے، میرا وزیر صاحب سے ضمنی سوال ہے کہ کیا فیکٹری مالکان زمینداروں کو اعتماد میں لے کر rate fix کرتے ہیں؟

جناب سپیکر: زمینداروں کو؟

محترمہ فرحانہ افضل: زمینداروں کو اعتماد میں لے کر rate طے کرتے ہیں؟

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید): جناب سپیکر! سرگودھا، فیصل آباد اور ٹوبہ ٹیک سنگھ میں جتنے باغات لگے ہیں ان کا کوئی ایک ریٹ نہیں ہوتا، ہر باغ کا different rate ہے کیونکہ بعض تو ٹھیکے پر دے دیئے جاتے ہیں بعض کی جب fruiting ہو جاتی ہے تو ان کی منڈی میں جا کر auction ہوتی ہے، بعض ٹھیکیدار fruiting کے وقت لے لیتے ہیں اس لئے یہ کوئی ایک ریٹ نہیں ہوتا بلکہ different rate ہوتے ہیں اور نہ ہی ان کو کوئی مقرر کرتا ہے۔ جو بھی ریٹ ہو یہ تو ان دونوں پارٹیوں کے درمیان طے ہوتا ہے، ویسے competitive rate ہوتا ہے جس میں farmers کا استحصال نہیں ہوتا۔

محترمہ فرحانہ افضل: جناب سپیکر! میں ان سے متفق نہیں ہوں، فیکٹری مالکان اپنی مرضی کے ریٹ لگاتے ہیں انہوں نے monopoly قائم کی ہوئی ہے اور آپس میں ہی مل کر ریٹ طے کر لیتے ہیں، زمینداروں کو اعتماد میں نہیں لیتے اس لئے میری یہ گزارش ہے کہ حکومت کو چاہئے کہ کاشتکاروں اور مل مالکان کی ایک مجلس بنائے۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ ضمنی سوال کریں وہ تو آپ کی تجاویز ہیں۔

محترمہ فرحانہ افضل: جی، ٹھیک ہے۔ میرا ضمنی سوال یہی ہے کہ وہ ریٹ طے نہیں کرتے اور ان کے جواب سے متفق نہیں ہوں۔ انہوں نے ایک monopoly قائم کی ہوئی ہے اور وہ زمینداروں کو اعتماد میں نہیں لیتے۔ ایک ٹائم ہوتا ہے جس میں فیکٹری والے خود مل جل کر ریٹ طے کر لیتے ہیں اور زمینداروں کو بتا دیتے ہیں کہ ہم نے یہ rate fix کر لیا ہے جس سے زمیندار بہت متاثر ہو رہا ہے اور خاص طور پر کنّو کا کاشتکار بہت زیادہ متاثر ہو رہا ہے۔ میرا وزیر صاحب سے سوال ہے کہ اس سلسلے میں کیا اقدامات کئے جائیں گے؟

وزیر زراعت(ڈاکٹر فرخ جاوید):جناب سپیکر!میں نے خود بھی farmers کے پاس سرگودھا میں دو تین دفعہ حاضری دی ہے۔ہم نے farmers کا ایک "کنّو گروپ"بنایا ہے جس کی سربراہی وفاقی پارلیمانی سیکرٹری جناب محسن رانجھا کر رہے ہیں،جو خود بھی کنّو کے ایک بڑے progressive farmers ہیں،وہ جو ہم نے گروپ بنایا ہے۔وہ سارا farmers کے تحفظ کے لئے ہے۔ادھر ایک کنّو گروپ بڑا functional ہے،وہ کام کر رہا ہے،وہ export کے معاملات دیکھ رہا ہے،وہ diseases کے معاملات دیکھ رہا ہے اور پیداوار کے معاملات بھی دیکھ رہا ہے۔اگر کوئی specific complaint ہو یا کوئی example quote کر دی جائے کہ اس جگہ کسی farmer کا ٹھیکیدار کی طرف سے استحصال ہوا ہے تو میں اپنی بہن کو یقین دلاتا ہوں کہ ہم اس کا action لیں گے۔

جناب سپیکر:محترمہ!کوئی complaint یا کوئی سپیشل کیس ہے تو بتادیں؟

محترمہ فرحانہ افضل:جناب سپیکر!میں مانتی ہوں کہ وزیر صاحب بالکل ٹھیک کہہ رہے ہیں لیکن میں specific مل مالکان کی بات کر رہی ہوں کہ وہ اپنا ریٹ خود ہی طے کر لیتے ہیں اور زمینداروں کو اعتماد میں نہیں لیتے جو کہ میں سمجھتی ہوں کہ انہیں اعتماد میں لینا چاہئے۔میرا دوسرا ضمنی سوال ہے کہ جواب کے جز(ج)میں ہے کہ کنّو کی علیحدہ منڈیوں کی فی الحال ضرورت نہیں ہے۔میری گزارش ہے چونکہ ضلع سرگودھا پنجاب میں کنّو کی پیداوار میں سرفہرست ہے اس لئے وہاں پر کنّو کی ایک علیحدہ منڈی کی بہت اشد ضرورت ہے کیونکہ ہم سمجھتے ہیں کہ ملک کے بیشتر شہروں سے مختلف قسم کے بیوپاری آ کر یہاں منڈی سے اپنا مال خریدیں تاکہ کاشتکاروں کو اس سے فائدہ حاصل ہو تو محکمہ اس سلسلے میں کیا اقدامات کر رہا ہے؟

جناب سپیکر:جی،منسٹر صاحب!

وزیر زراعت(ڈاکٹر فرخ جاوید):جناب سپیکر!ہم نے ورلڈ بنک کے تعاون سے Value Chain Analysis کا پراجیکٹ شروع کیا ہے جو near future میں شروع ہونے جا رہا ہے۔محکمہ اس بارے میں seriously غور کر رہا ہے کہ بھلوال میں کنّو کی منڈی اور ملتان میں mango کی منڈی establish ہونی چاہئے۔ہم انشاءاللہ اس بارے میں near future ضرور دیکھیں گے۔

محترمہ فرحانہ افضل:جناب سپیکر!ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: اگلا سوال نمبر4238جناب احمد خان بھچر صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر4239 بھی جناب احمد خان بھچر صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر4278 چودھری عامر سلطان چیمہ صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر4344 جناب محمد نعیم انور صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر4345 بھی جناب محمد نعیم انور صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب امجد علی جاوید صاحب کا ہے۔ جی، امجد علی جاوید صاحب!

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! سوال نمبر4401 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

حلقہ پی پی-86 میں کھالہ جات سے متعلقہ تفصیلات

*4401: جناب امجد علی جاوید: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی-86 ٹوبہ ٹیک سنگھ میں کتنے کھالہ جات پختہ ہیں اور کتنے کھالہ جات پختہ نہ ہیں؟

(ب) سال2013 میں کتنے کھالہ جات کو پختہ کیا گیا، ان کی پیمائش اور ناموں سے آگاہ کریں؟

(ج) جو کھالہ جات محکمہ کے ناقص ڈیزائن اور تعمیر کی وجہ سے پانی کھیتوں میں پہنچانے سے قاصر ہیں، ان کا ذمہ دار کون ہے؟

(د) کیا حکومت پختہ نہ ہو سکنے والے کھالہ جات کو پختہ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک؟

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید):

(الف) پی پی-86 ٹوبہ ٹیک سنگھ میں کل کھالہ جات کی تعداد143 ہے جس میں سے اب تک 134 کھالہ جات پختہ تعمیر ہو چکے ہیں جبکہ 9 کھالہ جات ایسے ہیں جو ابھی تک پختہ نہ ہوئے ہیں۔

(ب) پی پی-86 میں سال14-2013 میں2 کھالہ جات کو پختہ کیا گیا ہے۔ پیمائش اور ناموں کی تفصیل اس طرح سے ہے:

کھال نمبر	چک نمبر	کل لمبائی	پختہ لمبائی
7062-TF	380ج ب	4,990میٹر	1,331میٹر
20924-R	324ج ب	2,888میٹر	327میٹر

(ج) محکمہ کے علم میں ایسا کوئی کھال نہیں ہے۔

(د) PIPIP پروگرام کے تحت زیادہ سے زیادہ کھالہ جات پختہ کئے جائیں گے بشرطیکہ زمیندار کھال پختہ کرنے کی درخواست دیں اور اپنے حصے کا کام بھی مکمل کریں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! اس سوال کے جز (ج) میں ہے کہ جو کھالہ جات محکمہ کے ناقص ڈیزائن اور تعمیر کی وجہ سے پانی کھیتوں میں پہنچانے سے قاصر ہیں ان کا ذمہ دار کون ہے؟ جواب ہے کہ محکمہ کے علم میں ایسا کوئی کھال نہیں ہے۔ میں ایک سال سے اس ہاؤس کے اندر بار بار عرض کر چکا ہوں، دو مرتبہ سوال آ چکا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کوئی اور مائیک لے لیں چونکہ میرے تک آپ کی آواز صحیح نہیں آ رہی۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میرے حلقے کے دو دیہات ہیں ان کے اندر ایک کھال ہے جس کی ڈیڑھ کلو میٹر لمبائی ہے وہ محکمے کی طرف سے بنا ہوا ہے۔ میں ایک سال سے اس کے پیچھے لگا ہوں اس پر ایوان میں دو مرتبہ سوال آیا ہے، تحریک التوائے کار بھی آ چکی ہے، میں visit بھی کر چکا ہوں اور آپ نے چھ ماہ پہلے منسٹر صاحب سے فرمایا تھا کہ آپ اس کا کچھ کریں۔ کرنا تو کیا تھا محکمہ تو اس سے ویسے ہی مکر گیا ہے کہ ہمارے علم میں ہی نہیں کہ کوئی کھال ہے۔ اس پر تین چار directive ہو چکے ہیں وہ دیہات بیس بائیس سال سے اس کھال کی وجہ سے اجڑ گئے ہیں اور محکمہ اس کھال کو ماننے سے انکاری ہو گیا ہے۔ یہ ان کا حال ہے تو یہ اس کا کیا کریں گے؟ ابھی تو اس کے ذمہ داران کا بتانا ہے اس کھال پر آج سے پندرہ بیس سال پہلے 80 لاکھ روپے کے قریب لگے تھے لیکن آج تو وہ چار پانچ کروڑ روپے کا ہوگا۔

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید): جناب سپیکر! بہتر ہوتا اگر معزز ممبر اس کھال کا یہاں ذکر کر دیتے تو میرے پاس آج اس کی پوری صورتحال ہوتی۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! یہ کھال چک نمبر JB/437 اور JB/439 کو سیراب کرتا ہے اور یہ جھنگ برانچ کے کھیوڑہ مائنر سے نکلتا ہے۔

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید): جناب سپیکر! انہوں نے اس کھال کا حکم فرمایا ہے تو میں اس بارے ضرور پتا کروں گا۔ باقی ان کے سوال کا دوسرا حصہ ذمہ داران سے متعلق ہے کہ اس کا ذمہ دار کون ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ یہ محکمہ کھال بناتا ہے میں اس سلسلے میں عرض کرتا ہوں کہ یہ محکمہ کوئی کھال

نہیں بناتا۔ یہ ایک کمیٹی بنتی ہے جو کہ اس کھال کے حصہ داران پر مشتمل ہوتی ہے ان کے نام ہی بنک میں اکاؤنٹ کھلتا ہے، اس کے صدر، خزانچی کا جائنٹ اکاؤنٹ ہوتا ہے۔ وہی بازار سے مٹیریل لیتے ہیں، وہی مٹیریل خرچ کرنے کے ذمہ دار ہیں، نقشہ بھی وہی پاس کراتے ہیں، ایک تھرڈ پارٹی سے ڈیزائن بھی وہی پاس کراتے ہیں۔ یہ سارا شروع سے لے کر آخر تک کا process ہے اس کمیٹی کے ممبران جو کہ اس گاؤں یا ساتھ والے گاؤں سے تعلق رکھتے ہیں وہ کھال بنانے کے تمام مراحل کے ذمہ دار ہوتے ہیں لیکن اس کے باوجود اگر کوئی ایسا کھال ہے جو کہ non functional ہے تو میں معزز ممبر کو یقین دلاتا ہوں کہ ہم اس کے بارے visit بھی کریں گے، رپورٹ بھی منگوائیں گے اور ذمہ داران کے خلاف کارروائی بھی کریں گے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! وزیر موصوف فرما رہے ہیں کہ یہ سارا کام زمیندار خود کرتے ہیں تو پھر محکمہ واٹر مینجمنٹ کیا کرتا ہے، اس محکمہ کے لئے اربوں روپے کا بجٹ allocate ہوتا ہے اگر یہ سب کام زمینداران نے کرنے ہیں تو پھر محکمہ والے کیا کرتے ہیں؟

جناب سپیکر: کیا آپ کو اس کا تجربہ نہیں؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! مجھے تجربہ ہے تب ہی تو بات کر رہا ہوں۔

جناب سپیکر: وزیر موصوف نے جو بات بتائی ہے اس میں آپ کو کیا محسوس ہو رہا ہے؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! ساری technical assistance محکمہ کی طرف سے فراہم کی جاتی ہے۔ اس محکمہ کے اندر ہزاروں ملازم ہیں اور اس کا specific کام یہی ہے کہ آب رسانی کے لئے کھالہ جات کی تعمیر کرے۔ یہ محکمہ PIPIP پروگرام کے تحت کھالہ جات کو پختہ کرتا ہے۔

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید): جناب سپیکر! اس سارے process کو transparent رکھنے اور private public partnership کے vision کو آگے بڑھانے کے لئے community کی participation کی جاتی ہے۔ معزز ممبر نے خود دیکھا ہو گا کیونکہ وہ متعدد مرتبہ منتخب ہو کر اسمبلی میں آچکے ہیں کہ جہاں community کی involvement ہوتی ہے تو وہاں transparency آتی ہے اور بعد میں اس کی حفاظت بھی انہی کے ذمے ہوتی ہے اس لئے community کی participation ہر کام میں ضروری ہے، باقی محکمہ واٹر مینجمنٹ کے بہت سے کام ہیں اور سارا محکمہ ہی زمینداروں

کوassistکرتا ہے۔اس کمیٹی کو بھی ہمارا محکمہassistکرتا ہے لیکن کھالہ جات کے حوالے سے decision makingمحکمہ نہیں کرتا۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر!اس سوال کے جز(د) میں پوچھا گیا ہے کہ کیا حکومت پختہ نہ ہونے والے کھالہ جات کو پختہ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے،اگر رکھتی ہے تو کب تک؟اس کے جواب میں کہا گیا ہے کہ "PIPIP پروگرام کے تحت زیادہ سے زیادہ کھالہ جات پختہ کئے جائیں گے بشرطیکہ زمیندار کھال پختہ کرنے کی درخواست دیں اور اپنے حصے کا کام بھی مکمل کریں"۔جب زمیندار درخواست لے کر محکمہ کے پاس جاتا ہے تو اسے جواب دیا جاتا ہے کہ ہمارے پاس کوئی fundsنہیں یاfundsختم ہوگئے ہیں جبکہ یہاں جواب میں کہا جارہا ہے کہ زمیندار درخواست دیں۔لوگ ہمارے کپڑے پھاڑتے ہیں اور پیچھے پھر رہے ہیں اگر محکمہ کے پاس پیسے ہیں تو پھر زمینداروں کوfundsنہ ہونے کا کیوں کہا جاتا ہے؟

وزیر زراعت(ڈاکٹر فرخ جاوید): جناب سپیکر!ان کا سوال دو حصوں پر مشتمل ہے۔زیادہ تر وہ لوگ آتے ہیں کہ جن کا one third کھال پختہ ہو چکا ہوتا ہے اور وہ کہتے ہیں کہ ہمارا کھال مزید پختہ کیا جائے۔ورلڈ بنک کے تعاون سے PIPIP پروگرام بنا ہے۔پنجاب میں کھالہ جات کی کل تعداد58ہزار ہے اور اس میں سے ہم43ہزار کھالہ جات پختہ کر چکے ہیں اور جو پختہ ہونے سے رہ گئے ہیں انشاء اللہ تعالیٰ اگلے تین چار سالوں میں ہم انہیں بھی پختہ کر دیں گے۔زیادہ تر لوگ one third سے زائد کھال پختہ کروانے کی درخواست دیتے ہیں جبکہ ہم فی الحال ایسے کھال پختہ نہیں کر رہے لیکن اس کے لئے ہم نے ورلڈ بنک سے درخواست کی ہے کہ ہمیںallowکیا جائے کہ ہم کھال کو50فیصد تک پختہ کر سکیں۔انشاء اللہ ہم جلد ہیone thirdسے زائد کھال پختہ کرنے کے حوالے سے آنے والی درخواستوں کو بھیentertainکرنا شروع کر دیں گے۔اسی طرح جو کھالہ جات بالکل کچے ہیں اُن کو پختہ کرنے کی درخواست refuseنہیں کی جاتی۔ہمارے پاس اس حوالے سے ample funds availableہیں اور ہم کسی کوrefuseنہیں کرتے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر!وزیر موصوف ایوان میں یقین دہانی کرا دیں کہ وہ اس حوالے سے ہماری درخواستوں کوentertainکر لیں گے تو میں درخواستیں ان کو پہنچا دیتا ہوں کیونکہ وہاں تو کوئی نہیں سُنتا۔میری اپنی ذاتی زمین کا کھال ایک فٹ بھی پختہ نہیں ہے۔مجھے پچھلے دو سال سے یہی جواب دیا جارہا ہے کہ fundsنہیں ہیں۔میں یہ درخواست وزیر موصوف کو پہنچا دیتا ہوں یہ اس کوentertainکروادیں۔

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید): جناب سپیکر! اگر وہ سرکاری کھال ہے اور پہلے پختہ نہیں ہوا تو میں حاضر ہوں۔

جناب سپیکر: امجد علی جاوید صاحب! آپ وقفہ سوالات کے بعد منسٹر صاحب کو اس حوالے سے مل لیں۔

جناب محمد عامر اقبال شاہ: جناب سپیکر! میں وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ جو کھالہ جات پختہ کئے جاتے ہیں اُن کی اوسط عمر کتنی ہوتی ہے اور جب یہ اپنی عمر پوری کر لیتے ہیں تو ان کو مرمت کرنے یا نئے سرے سے بنانے کے لئے کوئی funds مختص کئے جاتے ہیں؟

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید): جناب سپیکر! جیسا کہ میں نے اس مقدس ایوان میں پہلے گزارش کی ہے کہ زمینداروں پر مشتمل کمیٹی کھالہ جات کو بنانے کا فیصلہ کرتی ہے اور محکمہ صرف اس کمیٹی کو assist کرتا ہے۔ اسی طرح کھالہ جات کے بننے کے بعد اس کی مرمت یا دوسرے چھوٹے موٹے مسائل بھی یہی کمیٹی حل کرتی ہے۔

جناب محمد عامر اقبال شاہ: جناب سپیکر! میں یہ پوچھنا چاہوں گا کہ کیا یہ کمیٹی اپنے پاس سے پیسے لگا کر کھالہ جات کی مرمت کرتی ہے یا حکومت کی طرف سے مرمت کے لئے کوئی رقم مہیا کی جاتی ہے؟

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید): جناب سپیکر! کھالہ جات کی مرمت بھی اسی کمیٹی کے ذمے ہے۔

جناب سپیکر: کیا کمیٹی کے پاس اتنے funds ہوتے ہیں کہ وہ کھالہ جات کی مرمت کروا سکے؟

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید): جناب سپیکر! کمیٹی نے اپنے funds اکٹھے کئے ہوتے ہیں کیونکہ یہ بات پہلے ہی explain کر دی جاتی ہے۔ ویسے اتنی جلدی مرمت کا کام نہیں نکلتا کیونکہ نیسپاک سے باقاعدہ اس کا design approve کرانے کے بعد construction کا کام کروایا جاتا ہے۔ نیسپاک جو کہ third party ہے وہ construction کے ہر مرحلے کی نگرانی کرتی ہے اس لئے بڑا معیاری کام ہوتا ہے۔

جناب محمد عامر اقبال شاہ: جناب سپیکر! میں نے اپنے ضمنی سوال میں پوچھا ہے کہ جو کھال پختہ ہوتا ہے یا نیا بنتا ہے تو وہ کتنے عرصے کے لئے بنتا ہے؟ دوسرا کمیٹی کے پاس تو کوئی پیسے نہیں ہوتے تو کیا ان کی مرمت کے لئے زمیندار پیسے اکٹھے کر کے دیں گے یا حکومت اپنے وسائل سے ان کھالہ جات کی مرمت کرانے یا دوبارہ بنانے کا کوئی ارادہ رکھتی ہے؟ ہمارے علاقے میں تیس تیس سال پرانے کھالہ جات بنے

ہوئے ہیں اور وہ کیٹیاں بھی ختم ہو گئی ہیں تو میں گزارش کروں گا کہ ایسے کھالہ جات کی مرمت یا انہیں نئے سرے سے بنانے کے لئے حکومت funds فراہم کرے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! اس کے لئے کوئی طریق کار طے کریں۔

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید): جناب سپیکر! میں نے پہلے بھی گزارش کی ہے کہ صوبہ پنجاب میں 58ہزار کھالہ جات ہیں۔ جب ہم یہ تمام کھالہ جات پختہ کر لیں گے تو پھر معزز ممبر نے جس جانب توجہ مبذول کروائی ہے اس کے لئے بھی ضرور بجٹ مختص کریں گے تاکہ ایسے پرانے کھالہ جات جن کی مرمت درکار ہے ان کی مرمت کروادی جائے۔ انشاء اللہ تعالیٰ ہم جلد ہی اس کے لئے فنڈز رکھیں گے۔

جناب سپیکر: اگلا سوال بھی امجد علی جاوید صاحب کا ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! سوال نمبر 4402 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ٹوبہ ٹیک سنگھ میں محکمہ زراعت کے عملہ کی Strength سے متعلقہ تفصیلات

*4402: جناب امجد علی جاوید: کیا وزیر زراعت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا محکمہ زراعت ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کا عملہ strength کے مطابق ہے اگر نہیں تو کیوں؟

(ب) محکمہ کی خالی اسامیوں کی تفصیلات سے آگاہ کیا جائے، محکمہ ان کو کب تک پورا کرنے کا ارادہ رکھتا ہے؟

(ج) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں محکمہ زراعت کے پاس کاشتکاروں کو سہولیات فراہم کرنے کے لئے موجود مشینری کی تفصیلات فراہم کریں؟

(د) سال 2013 میں مشینری خرید پر کتنے فنڈز خرچ کئے گئے؟

(ہ) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں 2013 میں زمینوں کی لیولنگ کے لئے بلڈوزروں کو کتنا ڈیزل فراہم کیا گیا، کیا یہ ضلع کے لئے منظور شدہ بجٹ کے مطابق تھا، اگر نہیں تھا تو اس کی وجوہات بیان کریں؟

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید):

(الف) مذکورہ ضلع میں محکمہ زراعت کا عملہ یکم اگست 2014 تک مجموعی طور پر strength کے مطابق نہ ہے جس کی وجہ ملازمین کی ریٹائرمنٹ، تبادلے اور بھرتیوں پر پابندی ہے۔

(ب) محکمہ زراعت ٹوبہ ٹیک سنگھ کے تمام شعبہ جات میں خالی اسامیوں کی کل تعداد 84 ہے جن میں 73 براہ راست بھرتیاں ہیں۔ جونہی بھرتیوں پر پابندی اٹھائی جائے گی تو ان کو پُر کر لیا جائے گا۔

(ج) محکمہ زراعت ٹوبہ ٹیک سنگھ کے پاس 30 عدد زرعی مشینری موجود ہے جس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے ۔یہ بتانا بھی ضروری ہے کہ محکمہ زراعت خود مشینری خریدنے کی بجائے کاشتکاروں کو نئی مشینری خریدنے کے لئے 50 فیصد سبسڈی کی سہولت بھی فراہم کرتا ہے۔

(د) سال 2013 میں محکمہ زراعت نے اپنے لئے نئی مشینری خریدنے کے لئے کوئی فنڈ خرچ نہ کئے۔تاہم مذکورہ سال میں کسانوں کو 50 فیصد سبسڈی پر نئی مشینری خریدنے کی مد میں کل 3 کروڑ 92 لاکھ 30 ہزار روپے خرچ ہوئے۔

(ہ) مذکورہ ضلع میں زمینوں کی لیولنگ کے لئے سال 2013 میں حکومت نے 42 ہزار 560 لیٹر ز ڈیزل فراہم کیا جس کی رقم 46 لاکھ 81 ہزار 600 روپے بنتی ہے جو کہ محکمہ کی ڈیمانڈ سے کم تھی کیونکہ ڈیمانڈ کے مطابق 89 ہزار 730 لیٹر ڈیزل درکار تھا جس کی رقم 98 لاکھ 70 ہزار 300 روپے بنتی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! اس سوال کے جز (د) میں پوچھا گیا ہے کہ سال 2013 میں مشینری کی خرید پر کتنے funds خرچ کئے گئے؟ اس کے جواب میں کہا گیا ہے کہ "سال 2013 میں محکمہ زراعت نے اپنے لئے نئی مشینری خریدنے کے لئے کوئی funds خرچ نہ کئے ہیں"۔ کیا funds خرچ نہ کرنے کی وجہ یہ ہے کہ محکمہ کے پاس موجودہ مشینری ضروریات کے لئے کافی ہے یا اس کے علاوہ کوئی اور وجہ ہے؟

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید): جناب سپیکر! میں یہ تو نہیں کہہ سکتا کہ اس ضلع میں درکار مشینری پوری ہے لیکن ہمیں اپنے resources کے اندر رہتے ہوئے خریداری کرنی ہوتی ہے۔اسی سوال کے جواب میں لکھا ہوا ہے کہ "محکمہ زراعت خود مشینری خریدنے کی بجائے کاشتکاروں کو نئی مشینری خریدنے کے لئے 50 فیصد subsidy کی سہولت بھی فراہم کرتا ہے"۔ محکمہ زراعت کو جو مشینری درکار ہوتی ہے وہ خریدی جاتی ہے لیکن سال 2013 میں کوئی مشینری درکار نہ تھی اس لئے نہیں خریدی۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! محکمہ زراعت کے تحت ایک شعبہ ایگریکلچر انجینئرنگ ہے جس کے پاس زمین کو level کرنے کے لئے bulldozer ہوتے ہیں۔اس جواب کی تفصیل میں لکھا گیا ہے کہ ان کے پاس چھ bulldozer ہیں۔زمینوں کو level کرنے یا نئی زمینیں آباد کرنے کے لئے جو لوگ درخواستیں دیتے ہیں کیا ان سب کو سال کے اندر bulldozer فراہم کر دیا جاتا ہے اگر نہیں تو کتنے فیصد لوگوں کو bulldozer ملتا ہے اور کتنے فیصد لوگوں کو نہیں ؟

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید): جناب سپیکر! ہم first come first serve کی بنیاد پر ان کو deal کرتے ہیں۔جس ترتیب سے درخواستیں آتی ہیں اسی ترتیب سے ہم ان کو bulldozer کی سروس فراہم کرتے ہیں۔معزز ممبر کی خدمت میں یہ بھی عرض کروں گا کہ اس وقت ہمارے پاس پنجاب میں 340 کے قریب bulldozer ہیں جو کہ اپنی average life پوری کر چکے ہیں۔

جناب سپیکر: معزز ممبر تو بلڈوزروں کی تعداد چھ بتا رہے تھے جبکہ آپ 340 کہہ رہے ہیں۔

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید): جناب سپیکر! میں تو پنجاب کی بات کر رہا ہوں۔ان کے ضلع میں جو bulldozer available ہیں تو جن زمینداروں نے پہلے سے درخواستیں دی ہوئی ہیں پہلے اُن کا کام کر رہے ہیں جیسے ہی اُن کا کام کر کے فارغ ہوتے ہیں تو اگلے زمیندار کی باری آجاتی ہے اُس کے بعد پھر اگلے زمیندار کی باری آجاتی ہے۔ہم first come, first serve basis پر کام کرتے ہیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! اس طرح تو پانچ سال بعد کسی کی باری آئے گی اور وہ زندہ ہوا تو اُس کو bulldozer مل جائے گا لیکن میرا سوال تو یہ ہے کہ کتنے فیصد لوگ محروم رہتے ہیں اور کتنے فیصد لوگوں کو bulldozer ملتا ہے ؟ وزیر موصوف خود فرما چکے ہیں کہ ان bulldozers کی عمر پوری ہو چکی ہے اگر ان کی عمر پوری ہو چکی ہے اور جیسے انہوں نے پہلے جواب میں فرمایا ہے کہ وہ ضرورت کے مطابق خریدتے ہیں اگر اُن bulldozers کی عمر پوری ہو چکی ہے تو پھر اُن bulldozers کو خریدنے کی ضرورت کب ہونی ہے ؟

جناب سپیکر: جی، وزیر زراعت!

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید): جناب سپیکر! یہ بجا ہے کہ اُن bulldozers کی عمر پوری ہو چکی ہے جس کی وجہ سے summary move کر دی گئی ہے اور نئے bulldozers خریدنے کے لئے سوچ رہے ہیں لیکن ہمارے پاس جتنے bulldozers ہیں ان میں سے 90 فیصد کام کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، شکریہ۔ جناب امجد علی جاوید صاحب! پہلی بات تو یہ ہے کہ time ختم ہو گیا ہے اور دوسری بات یہ ہے کہ آج کے سوالات بھی مکمل ہو گئے ہیں لہذا وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

ٹیوب ویلز شمسی توانائی پر چلانے کی تفصیلات

*1243: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر زراعت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا حکومت شمسی توانائی پر چلنے والے ٹیوب ویلز لگانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو اس منصوبہ پر کب تک عملدرآمد ہو گا؟

(ج) اس منصوبہ کے لئے کیا معیار تشکیل دیا گیا ہے جسے پورا کر کے شمسی توانائی سے چلنے والے ٹیوب ویلز حاصل کرنے کا خواہشمند کسان یہ ٹیوب ویل حاصل کر سکے؟

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید):

(الف) حکومت فی الوقت توانائی کے متبادل ذرائع کو ترجیح دے رہی ہے جس میں بائیو گیس سے چلنے والے ٹیوب ویل لگانے کا منصوبہ شامل ہے۔ اس منصوبے کے تحت پنجاب میں ایک لاکھ بائیو گیس ٹیوب ویل لگائے جائیں گے۔ فی الحال شمسی توانائی سے چلنے والے ٹیوب ویل لگانے کا منصوبہ زیر غور نہیں ہے۔

(ب) اس کا جواب جز (الف) میں دے دیا گیا ہے۔

(ج) اس کا جواب بھی جز (الف) میں دے دیا گیا ہے۔

کھالہ جات کو پختہ کرنے پر فی میٹر لاگت و دیگر تفصیلات

*2455: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر زراعت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) صوبائی حکومت کے زیر اہتمام کھالہ جات کو پختہ کرنے پر فی میٹر کتنی لاگت حکومت ادا کرتی ہے۔ فی الوقت ادائیگی کس پیمانے سے کی جاتی ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ کھالہ جات کو پختہ کرنے کے نام پر خاصی رقم خورد برد کر لی جاتی ہے حکومت نے بروقت اور درست ادائیگی کے لئے کیا اقدامات اٹھائے اور قواعد و ضوابط طے کئے گئے ہیں؟

(ج) پنجاب کے تمام کھالہ جات کو پختہ کرنے کے لئے کتنا عرصہ درکار ہے اور اس کی کیا منصوبہ بندی کی گئی ہے؟

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید):

(الف) محکمہ زراعت کا شعبہ اصلاح آبپاشی کھال کی پختگی کے لئے کاشتکاروں کو تمام تعمیراتی سامان بشمول اینٹیں، سیمنٹ، ریت، نکہ جات وغیرہ کی کل لاگت بطور مالی اعانت فراہم کرتا ہے جبکہ متعلقہ حصہ داران کچے کھال کی اصلاح اور پختہ حصے کی تعمیر کے لئے راجوں، مزدوروں کا خرچہ برداشت کرتے ہیں۔اس وقت اوسطاً فی میٹر لاگت تقریباً 1300 سے 1500 روپے تک ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے کہ کھالہ جات کی اصلاح /پختگی میں کوئی رقم خورد برد کی جاتی ہے۔
کھالہ جات کی اصلاح کے لئے شفاف طریق کار وضع کیا گیا ہے جو اس طرح سے ہے

کھال کے جملہ حصہ داران اپنی انجمن آبپاشاں کی تشکیل دیتے ہیں اور اپنے حصے کی رقم انجمن آبپاشاں کے صدر اور خزانچی کے مشترکہ اکاؤنٹ میں جمع کرواتے ہیں۔ کھال کا سروے اور ڈیزائن مشاورتی ادارے سے پاس ہونے کے بعد گورنمنٹ اپنے حصہ کی رقم کی پہلی قسط انجمن کے مشترکہ اکاؤنٹ میں منتقل کر دیتی ہے چونکہ کھال کو پختہ کرنے سے پہلے کچے کھال کی اصلاح کی جاتی ہے جس میں کھال کے کناروں کو ہموار کرنا، نکے بنانا اور کھال کی سمت کو بہتر کرنا وغیرہ شامل ہے اس لئے کچے کھال کی اصلاح کے کام کا 100 فیصد اور کھال کے پختہ کرنے کی اصلاح کا کام 40 فیصد مکمل ہونے پر حصہ داروں کے ذمہ کی بقایا رقم مشترکہ اکاؤنٹ میں جمع کروادی جاتی ہے جس پر مشاورتی ادارے کی منظوری کے بعد حکومت اپنے حصہ کی دوسری قسط انجمن کے اکاؤنٹ میں منتقل کر دیتی ہے۔

پختہ اصلاح کا کام مکمل ہونے، مشاورتی ادارہ کی چیکنگ اور تکمیلی رپورٹ کے بعد حکومت اپنے حصے کی تیسری اور آخری قسط انجمن کے مشترکہ اکاؤنٹ میں جمع کروا دیتی ہے۔ پختگی کا کام

مکمل ہونے کے بعد کھال کو انجمن آبپاشاں کے حوالے کر دیا جاتا ہے جو کہ اس کی دیکھ بھال اور ٹوٹ پھوٹ کے ذمہ دار ہوتی ہے۔

(ج) پنجاب میں 58,000 نہری کھالہ جات ہیں جس میں سے اب تک 43,720 کھالہ جات پختہ کئے جا چکے ہیں۔ "پنجاب میں آبپاش زراعت کی بہتری کا منصوبہ" (PIPIP) کے تحت پورے صوبے میں پانچ سالوں 13۔2012 تا 17۔2016 میں مزید 5,500 کھالاجات کی اصلاح کی جائے گی۔ حکومت پنجاب کی کوشش ہے کہ تمام نہری کھالہ جات کی اصلاح جلد از جلد مکمل کر لی جائے۔

فیصل آباد: ایگرانومی (فاریج پروڈکشن ریسرچ فارم) کے اخراجات و آمدن و دیگر تفصیلات

*2457: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر زراعت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ایگرانومی (فاریج پروڈکشن) فیصل آباد کے پاس پانچ ہزار ایکڑ سے زائد رقبہ ہے؟

(ب) اس زرعی ریسرچ فارم پر 13۔2012 میں کل کتنا خرچ ہوا اور کل کتنی آمدنی ہوئی؟

(ج) اس ریسرچ فارم کے انچارج کون ہیں اور ان کی تعلیمی قابلیت کیا ہے۔ کب سے تعینات ہیں۔ وہاں کتنے ماہرین اور ریسرچ فیلوز کام کر رہے ہیں۔ ان کی تحقیقات سے ہمارے زرعی شعبہ کو کیا کیا فوائد حاصل ہوئے ہیں۔ کیا اس ریسرچ فارم کی تمام زمین آباد ہے جو زمین پٹہ پر دی گئی ہے وہ کتنے افراد کو دی گئی ہے سالانہ پٹہ کیا وصول کیا جاتا ہے؟

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید):

(الف) فیصل آباد میں شعبہ ایگرانومی کے تحت چلنے والے فارم کا نام "گورنمنٹ سیڈ فارم فیصل آباد" ہے جس کا کل رقبہ 175 ایکڑ 11 کنال اور 17 مرلے ہے۔

(ب) چونکہ شعبہ ایگرانومی کے تحت فیصل آباد، خانیوال، بہاولپور، فاروق آباد (ضلع شیخوپورہ) اور کروڑ (ضلع لیہ) کا بجٹ اکٹھا وصول ہوتا ہے لہٰذا دوسرے اضلاع میں کام کرنے والے شعبہ جات کو علیٰحدہ علیٰحدہ بجٹ دے دیا جاتا ہے چونکہ وہ خود DDO ہیں ان کے پاس خرچ کرنے کی پاورز ہوتی ہیں جبکہ فیصل آباد میں کام کرنے والے تمام سربراہان شعبہ جات کے

پاس خرچ کرنے کی پاورز نہیں ہیں اس لئے ڈائریکٹر ایگرانومی خود خرچ کرتا ہے لہٰذا مذکورہ ریسرچ فارم کا علیٰحدہ خرچہ نکالنا ممکن نہ ہے۔

سال 13-2012 کے دوران آمدن 20 لاکھ روپے ہوئی جو کہ کل آمدن کا 40 فیصد ہے جو کہ محکمہ کو موصول ہوا۔

(ج) گورنمنٹ سیڈ فارم فیصل آباد کا ایڈ منسٹریٹر اور فنانشل کنٹرول عبدالستار، ڈائریکٹر ایگرانومی کے پاس ہے تاہم فارم کے انتظامی امور کو چلانے کے لئے وہاں پر ایک اسسٹنٹ ایگرانومسٹ اور ایک اسسٹنٹ ریسرچ آفیسر تعینات ہے۔ ان تمام حضرات کی تعلیمی قابلیت ایم ایس سی (ایگریکلچر) ہے۔ اس وقت مسٹر فیاض احمد اسسٹنٹ ایگرانومسٹ بطور انچارج فارم کام کر رہے ہیں جنہوں نے 8-اپریل 2013 کو اس فارم پر اپنی ڈیوٹی جائن کی۔ دیگر عملے کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نام اسامی	تعداد
1	اسسٹنٹ ریسرچ آفیسر (ایگریکلچر آفیسر)	1
2	فیلڈ اسسٹنٹ	2
3	سینئر کلرک	1
4	ٹریکٹر ڈرائیور	1
5	مکینک	1
6	بلیک سمتھ (لوہار)	1
7	ٹریکٹر کلینر	1
8	چوکیدار	4
9	نائب قاصد	1
10	بیلدار	16
11	سویپر (خاکروب)	1
12	کل تعداد	31

جہاں تک اس فارم سے زرعی شعبہ کو ہونے والے فوائد کا تعلق ہے اس سلسلے میں وضاحت کی جاتی ہے کہ یہ سیڈ فارم ہے جہاں پر مختلف فصلات کے بیج کی پیداوار لی جاتی ہے اور یہ بیج مختلف کسانوں کو فروخت کیا جاتا ہے جس کی وجہ سے اعلیٰ اور اچھی پیداوار حاصل کی جاتی ہے۔ اس فارم پر اس وقت 23 پٹہ دار کاشتکاری کر رہے ہیں۔ فارم کی ساری زمین آباد ہے پٹہ کی تجدید کے لئے کوئی رقم موصول نہیں کی جاتی۔

صوبہ کی مارکیٹ کمیٹیوں کے سرپرائز وزٹ اور بے قاعدگیوں کی نشاندہی و دیگر تفصیلات

*2898: سردار وقاص حسن موکل: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ڈائریکٹر مارکیٹنگ زراعت پنجاب نے اپنی تعیناتی کے دوران صوبہ کی کتنی مارکیٹ کمیٹیوں کے surprised visit کئے اور یہاں پر کون کون سی بے قاعدگیوں کی نشاندہی کی گئی اور ان کے ذمہ داران کے خلاف کیا کارروائی کی گئی، مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

(ب) صوبہ کی کتنی مارکیٹ کمیٹیوں کے کون کون سے افسران و اہلکاران کے خلاف بے قاعدگیوں اور کرپشن کی بناء پر کیا کیا کارروائی عمل میں لائی گئی، ان افسران و اہلکاران کے نام، عہدہ، گریڈ سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) کتنے افسران و اہلکاران ایسے ہیں جن کے خلاف ہونے والی کارروائیاں روک دی گئیں ہیں ان کے نام، عہدہ، گریڈ و مارکیٹ کے نام سے آگاہ کریں؟

(د) ان افسران و اہلکاران کے خلاف ہونے والی کارروائی کو کس اتھارٹی کی سفارش پر روکا گیا، ان کا نام، عہدہ، گریڈ سے آگاہ کریں؟

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید):

(الف) ڈائریکٹر مارکیٹنگ زراعت پنجاب کی مارکیٹنگ کمیٹیوں کے علاوہ اکنامکس اینڈ مارکیٹنگ ونگ کے کام کی نگرانی کا فریضہ سرانجام دیتے ہیں۔ انہوں نے اپنے تعیناتی کے دوران اب تک 25 سے زائد مارکیٹ کمیٹیوں کے سرپرائز وزٹ کئے اور وہاں پر ہونے والی بے قاعدگیوں کے ذمہ داران کے خلاف کارروائی کی اور مختلف ہدایات جاری کیں جن کی تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) جن افسران و اہلکاران کو سزا دی گئی ان کی مارکیٹ کمیٹی وار تفصیل (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) کسی افسر یا اہلکار کے خلاف ہونے والی کارروائی نہیں روکی گئی۔ سوائے مارکیٹ کمیٹی شاہ جیونہ کے ملازمین کے خلاف عدالت کے حکم پر کارروائی ملتوی کی گئی۔

(د) اس جز کا جواب جز (ج) میں دے دیا گیا ہے۔

ضلع سرگودھا: کنّو کی فصل کے لئے اٹھائے گئے اقدامات کی تفصیلات

*3215: چودھری فیصل فاروق چیمہ: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ کنو ہمارے صوبہ پنجاب اور بالخصوص سرگودھا ضلع کی انتہائی اہم فصل ہے جس کی ایکسپورٹ سے سالانہ اربوں روپے زرمبادلہ ہمارے ملک میں آتا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ گزشتہ چند سالوں سے مناسب توجہ نہ دینے کی صورت میں یہ فصل اور کاشتکار نہایت بدحالی کا شکار ہیں؟

(ج) کیا مستقبل قریب میں حکومت اس فصل اور اس کے کاشتکاروں کو معاشی بدحالی سے بچانے کے لئے کوئی خصوصی اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے۔ ضلع سرگودھا کے سٹرس پھلوں کے زیر کاشت رقبہ میں کنّو کاشت و پیداوار کے لحاظ سے پہلے نمبر پر ہونے کی وجہ سے دوسرے سٹرس پھلوں سے زیادہ اہمیت کا حامل اور اہم برآمدی پھل ہے جس کی برآمدگی سے اربوں روپے زرمبادلہ حاصل ہوتا ہے۔

(ب) پچھلے سال کوٹ مومن اور بھلوال کے کچھ علاقوں میں Citrus Scab بیماری کا باغات پر حملہ ہوا۔ اس سلسلہ میں یہ وضاحت کرنا بھی ضروری ہے کہ 70 فیصد سے زائد باغات بہتر حالت میں ہیں اور ایران، روس، انڈونیشیا اور ملائیشیا کو پھل کی برآمد جاری ہے۔ سال 14-2013 میں گزشتہ سال 13-2012 کی نسبت 3 فیصد سے زیادہ کنّو برآمد ہوا۔ Citrus Scab بیماری گزشتہ دو سالوں میں ان باغات میں دیکھنے میں آئی ہے جن کی عمر 40 سال سے زائد ہے جن میں زائد پانی لگایا گیا ہے جو کہ ہوا میں نمی کے اضافے کا باعث بنا اور ان باغات کی مناسب دیکھ بھال بھی نہیں کی گئی۔

(ج) جی ہاں! اس فصل کو بیماریوں سے بچانے کے لئے محکمہ نے مندرجہ ذیل اقدامات اٹھائے ہیں:

- اس بیماری کے خلاف آگاہی کے لئے 597 دیہاتوں میں باغبان حضرات کی ٹریننگ ورکشاپس کا بندوبست کیا گیا جس میں 2622 زمینداروں کو تربیت دی گئی۔
- شعبہ توسیع کے فیلڈ افسران کو بھی پلانٹ پتھالوجی کے ماہرین نے ٹریننگ دی تاکہ وہ زیادہ سے زیادہ باغبان حضرات کو اس بیماری کے بارے میں آگاہ کر سکیں۔

- ای ڈی او زراعت کے دفتر میں ایک انفارمیشن سیل قائم کیا گیا جس میں باغبانوں کو ٹیلی فون کے ذریعے راہنمائی مہیا کی جاتی رہی۔
- اس بیماری سے بچاؤ کے لئے تفصیلی پمفلٹ بھی کافی تعداد میں تقسیم کئے گئے۔
- Fruit Fly کے خاتمے کے لئے 227 ملین روپے کا ایک پراجیکٹ بھی شروع کیا گیا ہے۔

مارکیٹ کمیٹی کوٹ لکھپت لاہور سے متعلقہ تفصیلات

*3358: جناب شہزاد منشی: کیا وزیر زراعت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کوٹ لکھپت مارکیٹ کمیٹی لاہور کب بنائی گئی تھی؟

(ب) اس کا دفاتر کہاں پر ہے؟

(ج) اس مارکیٹ کمیٹی کی سال 11۔2010، 12۔2011 اور 13۔2012 کی آمدن سال وار بتائیں؟

(د) اس کی ان سالوں کی آمدن کی تفصیل اور آمدن کے ذرائع کی تفصیل بتائیں؟

(ہ) اس کے ملازمین کی تعداد کتنی ہیں، ان کی تفصیل عہدہ اور گریڈ وار بتائیں؟

(و) اس مارکیٹ کمیٹی کی اراضی اور دکانوں کی تفصیل مع جگہ وار بتائیں؟

(ز) اس مارکیٹ کمیٹی کی گاڑیوں کی تفصیلات بتائیں؟

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید):

(الف) مارکیٹ کمیٹی کوٹ لکھپت لاہور 1977 کو بنائی گئی تھی۔

(ب) مذکورہ مارکیٹ کمیٹی کا دفتر پہلے کوٹ لکھپت میں تھا اب چونکہ نئی سبزی و پھل منڈی کاچھا (گجو متہ) قصور روڈ لاہور منتقل ہو چکی ہے لہٰذا اس کمیٹی کا دفتر بھی گجو متہ منتقل ہو گیا ہے۔

(ج) مارکیٹ کمیٹی کوٹ لکھپت کی مذکورہ سالوں کی کل آمدن 83 کروڑ 15 لاکھ 75 ہزار 837 روپے رہی۔ سال وار تفصیل اس طرح سے ہے۔

سال	آمدن (روپوں میں)
2010-11	8 کروڑ 63 لاکھ 39 ہزار 478
2011-12	36 کروڑ 76 لاکھ 1 ہزار 96
2012-13	37 کروڑ 76 لاکھ 35 ہزار 263

(د) مذکورہ سالوں کی آمدن (روپوں میں) اور ذرائع کی تفصیل (د) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) مذکورہ مارکیٹ کمیٹی کے ملازمین کی کل تعداد38 ہے۔ عہدہ اور گریڈ وار تفصیل(ہ)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(و) مذکورہ مارکیٹ کمیٹی کی اراضی کی تفصیل مع جگہ (و)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ز) مارکیٹ کمیٹی کی گاڑیوں کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1۔ دو ٹریکٹر۔ایک چھوٹا میسی فرگوسن SLF-6117 اور بڑا میسی فرگوسن LXC-3475 مع بکٹ۔

2۔ دو ٹرالیاں۔

3۔ ایک پانی کی ٹینکی۔

4۔ ایک عدد کلٹس کار LRP-6515 چالو حالت میں ہے۔

5۔ ایک پجارو LHY-5482 جو کہ ناکارہ ہے۔

لاہور: پختہ کھالہ جات کی تعداد و متعلقہ دیگر تفصیلات

*3415: جناب شہزاد منشی: کیا وزیر زراعت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع لاہور میں کتنے کھالہ جات پختہ ہیں اور کون کون سے موضع / دیہات کے کھالہ جات پختہ نہ ہیں؟

(ب) سال 12-2011 اور 13-2012 ضلع لاہور میں کتنے کھالہ جات پختہ کئے گئے، ان کے نمبر، موضع / گاؤں کا نام مع تخمینہ لاگت بتائیں؟

(ج) اس وقت اس ضلع میں کون کون سے کھالوں کو پختہ کرنے کا کام جاری ہے، ان کھالوں کے نمبر، موضع کا نام اور تخمینہ لاگت مع ان پر ہونے والے کام کی تفصیل اور خرچ کردہ رقم کی تفصیل بتائیں؟

(د) ان کھالوں کو پختہ کرنے کے لئے کسانوں سے کتنے فیصد رقم وصول کی جاتی ہے؟

(ہ) مذکورہ ضلع میں کتنے کھالہ جات ایسے ہیں جو ابھی تک پختہ نہ ہیں، کیا حکومت ان کھالوں کو پختہ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید):

(الف) ضلع لاہور میں کھالہ جات کی کل تعداد 479 ہے جن میں سے 423 کھالہ جات کی اصلاح و پختگی ہو چکی ہے جبکہ 56 کھالہ جات ایسے ہیں جن کی اصلاح و پختگی ہونا باقی ہے۔

(ب) ضلع لاہور میں مالی سال 12-2011 اور 13-2012 میں بالترتیب 13 اور 11 کھالہ جات پختہ تعمیر کئے گئے۔ان کی تفصیل (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) اس وقت ضلع لاہور میں 15 کھالہ جات پر اصلاح و پختگی کا کام جاری ہے جن کی تفصیل (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) کھالوں کو پختہ کرنے کے لئے حکومت کسانوں سے کوئی رقم وصول نہیں کرتی تاہم اس کام کے لئے راجوں اور مزدوروں کے کل اخراجات بذمہ حصہ داران کھال ہوتے ہیں جو وہ خود ہی اکٹھے کر کے خود ہی خرچ کرتے ہیں۔اس کے علاوہ کچے کھال کی اصلاح بھی کاشتکاروں کے ذمہ ہوتی ہے۔

(ہ) جیسا کہ جز (الف) میں بیان کیا گیا ہے کہ مذکورہ ضلع میں 56 کھالہ جات ایسے ہیں جو ابھی تک پختہ نہ ہیں۔

حکومت پنجاب کے پروگرام "پنجاب میں آبپاشی زراعت کی پیداواری صلاحیت بڑھانے کا منصوبہ"(PIPIP) کے تحت زیادہ سے زیادہ غیر اصلاح شدہ کھالہ جات کی آئندہ سالوں میں اصلاح کی جائے گی بشرطیکہ متعلقہ زمینداران اس کام کے لئے درخواست دیں، اپنے حصے کا کام اور کچے کھال کی اصلاح کر لیں۔

نئی ریسرچ کے لئے ٹریننگ کے بارے میں تفصیلات

*3504: جناب محمد انیس قریشی: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ زراعت کے عملہ کو بھرتی کرنے کے بعد کوئی ٹریننگ نہ دی جاتی ہے جس کے باعث زراعت کا عملہ نئی ریسرچ کے بالکل قابل نہ ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ زراعت ایک ترقی پذیر شعبہ ہے، نئی ریسرچ پیداوار میں معاون ثابت ہوتی ہے لیکن زراعت کا عملہ نئی ریسرچ سے روشناس نہ ہونے کے باعث کاشتکاروں کو مفید مشورہ دینے سے قاصر ہے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ زراعت پر نیا لٹریچر کاشتکاروں کو کبھی تقسیم نہ کیا ہے؟

(د) اگر جز ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت زراعت کے عملہ کو نئی ریسرچ کے لئے ٹریننگ دینے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید):

(الف) یہ بات درست نہ ہے کہ بھرتی کے بعد زراعت کے عملہ کو تربیت نہیں دی جاتی ہے۔ محکمہ زراعت میں تحقیق کے لئے پنجاب پبلک سروس کمیشن سے منتخب شدہ افسران کم از کم M.Sc(Hons) ہوتے ہیں اور ان کی ڈگری اس وقت تک مکمل نہیں ہوتی ہے جب تک وہ نئی تحقیق کر کے اس پر مقالہ نہ لکھ لیں۔ جب سروس شروع کرتے ہیں تو ان کو ماہر سینئر افسران کے ساتھ منسلک کر کے نئی تحقیق کرنے کے بارے میں مکمل ٹریننگ دی جاتی ہے۔ علاوہ ازیں ہر موسم ربیع اور خریف کے آغاز پر ریفریشر کورسوں / ورکشاپوں کا انعقاد کیا جاتا ہے جہاں محکمہ شعبہ ریسرچ اور توسیع کے ماہرین اہم فصلات مثلاً گندم، چاول، کماد اور کپاس کی پیداواری ٹیکنالوجی کے بارے میں ماسٹر ٹرینرز کو تربیت دیتے ہیں جو کہ واپس جا کر اپنے اپنے ضلع میں فیلڈ عملہ کو ویسی ہی تربیت دیتے ہیں جو کہ سارا سال جاری رہتی ہے۔

(ب) یہ درست ہے کہ زراعت کا شعبہ وقت کے ساتھ ساتھ ترقی کی منزلیں طے کر رہا ہے اور نئی ریسرچ پیداوار میں معاون ثابت ہوتی ہے لیکن یہ درست نہ ہے کہ زراعت کا عملہ نئی ریسرچ سے روشناس نہ ہے اور کاشتکاروں کو مفید مشورے دینے سے قاصر ہے۔ زراعت کا عملہ زراعت کے شعبہ میں ہر نئی تحقیق بارے بالکل آگاہ ہے اور عمل پیرا ہے۔

(ج) یہ درست نہ ہے کہ زراعت پر نیا لٹریچر کاشتکاروں میں کبھی تقسیم نہ کیا ہے کیونکہ محکمہ زراعت کا شعبہ انفارمیشن باقاعدگی سے پندرہ روزہ زراعت نامہ شائع کر رہا ہے جس میں جدید ریسرچ کے بارے میں مضامین کے علاوہ نئی تحقیق سے متعلقہ مفید مشورے بھی شامل ہوتے ہیں۔ علاوہ ازیں زرعی ریسرچ سے متعلقہ ہر شعبہ اپنی اپنی فصل کے بارے میں لٹریچر پمفلٹ کی شکل میں شائع کروا کر کاشتکاروں کو مہیا کر رہا ہے۔

(د) اس کا جواب جز (الف) میں دے دیا گیا ہے۔

فیصل آباد میں مارکیٹ کمیٹیوں سے متعلقہ تفصیلات

*3617: جناب جعفر علی ہوچہ: کیا وزیر زراعت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل تاندلیانوالہ ضلع فیصل آباد میں مارکیٹ کمیٹیاں کتنی ہیں اور کتنی سبزی منڈیاں ہیں؟

(ب) اس وقت ان مارکیٹ کمیٹیوں اور سبزی منڈیوں کے کتنے ملازم کام کر رہے ہیں؟

(ج) ان مارکیٹ کمیٹیوں اور سبزی منڈیوں میں دکانوں کی تعداد کتنی ہے، ان کی سال 12-2011 اور 13-2012 کی آمدن بتائیں؟

(د) ان دو سالوں کے دوران ان مارکیٹ کمیٹیوں نے کون کون سے ترقیاتی کام کروائے؟

(ہ) ان مارکیٹ کمیٹیوں نے کسانوں اور کاشتکاروں کو کیا کیا سہولیات مہیا کی ہوئی ہیں؟

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید):

(الف) تحصیل تاندلیانوالہ کی حدود میں دو مارکیٹ کمیٹیاں، مارکیٹ کمیٹی تاندلیانوالہ اور مارکیٹ کمیٹی ماموں کانجن موجود ہیں جبکہ تین عدد سبزی منڈیاں سبزی منڈی تاندلیانوالہ، سبزی منڈی ماموں کانجن اور سبزی منڈی مریدوالہ واقع ہیں۔

(سبزی منڈی مریدوالا مارکیٹ کمیٹی ماموں کانجن کے نوٹیفائیڈ ایریا میں واقع ہے۔ تاہم یہ علاقہ تحصیل سمندری میں واقع ہے)

(ب) مذکورہ مارکیٹ کمیٹیوں اور سبزی منڈیوں میں 33 ملازمین کام کر رہے ہیں۔

(ج) سبزی منڈی تاندلیانوالہ میں بارہ عدد دکانیں اور سبزی منڈی ماموں کانجن میں آٹھ عدد دکانات واقع ہیں جبکہ سبزی منڈی مریدوالہ میں بارہ عدد دکانات ہیں۔

سال	مارکیٹ فیس	لائسنس فیس	متفرقات	کرایہ	میزان
2011-12	33 لاکھ 55 ہزار 55	12 لاکھ 4 ہزار 780	1 لاکھ 39 ہزار 492	8 لاکھ 34 ہزار 634	55 لاکھ 33 ہزار 961
2012-13	20 لاکھ 41 ہزار 541	6 لاکھ 84 ہزار 305	56 ہزار 318	10 لاکھ 64 ہزار 203	38 لاکھ 46 ہزار 367

مارکیٹ کمیٹی ماموں کانجن

آمدن (روپوں میں)

سال	مارکیٹ فیس	لائسنس فیس	متفرقات	میزان
2011-12	31 لاکھ 20 ہزار 111	5 لاکھ 9 ہزار 570	36 ہزار 178	36 لاکھ 65 ہزار 859
2012-13	32 لاکھ 56 ہزار 210	5 لاکھ 55 ہزار 82	79 ہزار 655	38 لاکھ 90 ہزار 947

(د) مذکورہ مارکیٹ کمیٹیوں میں ترقیاتی کام کی ضرورت نہ تھی لہذا ان دو سالوں میں کوئی ترقیاتی کام نہ کیا گیا۔

(ہ) ان مارکیٹ کمیٹیوں میں کسانوں اور کاشتکاروں کو ٹھنڈے پانی کی سہولت، ٹینٹ کرسیاں، چارپائیاں، پانی کے نلکے، اور الیکٹرک کولر وغیرہ مہیا کئے ہوئے ہیں۔

جھنگ: شورکوٹ میں زراعت کی ترقی سے متعلقہ تفصیلات

*3787: جناب خالد غنی چودھری: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔
تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ میں جنوری 2008 تا دسمبر 2013 زراعت کی ترقی کے لئے کیا اقدامات اٹھائے گئے، مذکورہ عرصہ میں کتنی مشینری خریدی گئی، زراعت کی ترقی کے لئے کتنا فنڈ جاری ہوا اور کتنا خرچ ہوا؟

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید):
تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ میں محکمہ زراعت کی طرف سے مذکورہ عرصہ میں زراعت کی ترقی کے لئے مندرجہ ذیل اقدامات اٹھائے گئے ہیں۔

- 2008۔09 میں پیداواری مقابلہ برائے گندم میں سب سے زیادہ پیداوار حاصل کرنے والے کاشتکاروں میں پہلا انعام ٹریکٹر، دوسرا ریپر اور تیسرا انعام پیٹر انجن تقسیم کیا گیا۔
- 2008۔09، 2009۔10، 2012۔13 میں کل 22 ربیج ڈرل، 44 بینڈ پلیسمنٹ ڈرل، 8 سیڈ گریڈر اور 510 سپرے مشینیں خریدیں جو کاشتکاروں کو 50 فیصد سبسڈی پر دی گئیں۔
- اسی عرصہ کے دوران 23 واک ٹنل 1 لاکھ 60 ہزار روپے، 25 پست ٹنل 60 ہزار روپے فی ٹنل سبسڈی پر کاشتکاروں کو دی گئیں جس پر 51 لاکھ 80 ہزار روپے لاگت آئی۔
- گرین ٹریکٹر سکیم کے تحت 210 ٹریکٹر کاشتکاروں کو 2 لاکھ روپے فی ٹریکٹر سبسڈی پر قرعہ اندازی کے ذریعے دیئے گئے جس پر 4 کروڑ 20 لاکھ روپے لاگت آئی۔
- 119 کھالہ جات کی اصلاح کی گئی جس پر 7 کروڑ 71 لاکھ 31 ہزار 826 روپے خرچ ہوئے۔
- 22 لیزر لینڈ لیولر بذریعہ قرعہ اندازی کسانوں کو فراہم کئے گئے جن پر 2 لاکھ 25 ہزار روپے فی یونٹ کے حساب سے مبلغ 49 لاکھ 50 ہزار روپے کی مالی اعانت فراہم کی گئی۔
- چھ جگہوں پر 72 ایکڑ رقبہ پر ڈرپ اور سپرنکلر نظام آبپاشی کی تنصیب عمل میں لائی گئی جس کے لئے حکومت کی طرف سے 55 لاکھ 65 ہزار 668 روپے بطور مالی اعانت فراہم کئے گئے۔
- 57 لاکھ 69 ہزار 101 روپے کی سبسڈی سے ہمواری زمین کے لئے bulldozer کی مدد سے 7213 گھنٹے کام کیا گیا جس سے 720 ایکڑ رقبہ ہموار کیا گیا۔
- زیر زمین پانی کی کوالٹی اور مقدار جانچنے کے لئے بذریعہ الیکٹرک رزسٹیوٹی میٹر 20 عدد زمینی پانی کے سروے کئے گئے۔
- 2 لاکھ 50 ہزار روپے کی سبسڈی سے 5 عدد فیملی سائز بائیو گیس پلانٹ نصب کئے گئے۔
- 7 لاکھ 47 ہزار 926 روپے کی سبسڈی سے ایک بائیو گیس پلانٹ پر ٹیوب ویل نصب کیا گیا۔

- 64لاکھ 82 ہزار روپے کی سبسڈی سے مختلف نوعیت کے 93 زرعی آلات بشمول چیزل پلو (Chisel Plow)، ایم بی پلو(Mould Board Plow)، ڈسک ہیرو(Disc Harrow)،روٹاویٹر(Rotavator)50فیصد سبسڈی پر زمینداروں کو فراہم کئے گئے۔
- 35عدد ٹیوب ویل بور کئے گئے۔
- 09۔2008اور10۔2009 میں فوڈ سکیورٹی پروگرام کے تحت 58 عدد نمائشی پلاٹس گندم کی زیادہ پیداوار کے لئے لگائے گئے۔
- کچن گارڈننگ کے فروغ کے لئے ہر موسم میں5عدد نمائشی پلاٹ لگائے گئے اور ہر سال5,5مرلے پر8 سبزیوں کی کاشت کے لئے1000پیکٹ بیج سبزیات رعائتی نرخوں پر فراہم کئے گئے۔
- کیڑوں مکوڑوں سے بچاؤ کے لئے پیسٹ سکاؤٹنگ کی گئی۔

جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے محکمہ زراعت اپنی بجائے کسانوں کو نئی مشینری خریدنے کے لئے سبسڈی فراہم کرتا ہے۔

مذکورہ عرصے کے دوران تحصیل شورکوٹ میں زراعت کی ترقی کے لئے کل 14 کروڑ80 لاکھ76ہزار521روپے کا فنڈ جاری ہوا جو کہ سارا خرچ ہو گیا۔

شورکوٹ:حلقہ پی پی۔80میں کھالہ جات سے متعلقہ تفصیلات

*3788:جناب خالد غنی چودھری:کیا وزیر زراعت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی۔80شورکوٹ میں کتنے کھالہ جات ہیں، کتنے پختہ اور کتنے پختہ نہیں؟

(ب) گزشتہ پانچ سال میں پختہ کھالہ جات پر کتنی رقم خرچ ہوئی، کھالے کا نمبر اور گاؤں کا نام مع تخمینہ لاگت سے آگاہ کریں؟

(ج) اس وقت مذکورہ حلقہ میں کن کن کھالوں پر کام جاری ہے اور جو کھالہ جات پختہ نہیں کیا حکومت ان تمام کھالہ جات کو پختہ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو وجوہات بیان کریں؟

وزیر زراعت(ڈاکٹر فرخ جاوید):

(الف) پی پی۔80شورکوٹ میں کل352 کھالہ جات ہیں جن میں سے اب تک 344 کھالہ جات پختہ ہو چکے ہیں جبکہ 8 کھالہ جات ابھی پختہ نہ ہوئے ہیں۔

(ب) گزشتہ پانچ سالوں میں مذکورہ حلقے میں119 کھالہ جات کی اصلاح و پختگی پر 7کروڑ71لاکھ 31ہزار826روپے خرچ ہوئے۔ کھالے کا نمبر، گاؤں کا نام اور تخمینہ لاگت کی تفصیلات ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ج) رواں سال14۔2013 میں تحصیل شور کوٹ حلقہ پی پی۔80 میں جو8 کھالہ جات پختہ نہیں ہوئے تھے ان میں سے دو پر کام جاری ہے۔ باقی کھالہ جات حکومت پنجاب کے پروگرام "پنجاب میں آبپاش زراعت کی پیداواری صلاحیت بڑھانے کا منصوبہ"(PIPIP) کے تحت آئندہ سالوں میں مکمل کئے جائیں گے بشرطیکہ متعلقہ زمینداران اس کام کے لئے درخواست دیں اور اپنے حصے کا کام بھی مکمل کریں۔

سرگودھا: کچے کھالہ جات اور پختہ کھالہ جات سے متعلقہ تفصیلات

*4278: چودھری عامر سلطان چیمہ: کیاوزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) حلقہ پی پی۔32 ضلع سرگودھا میں کتنے کھالہ جات پختہ ہیں؟

(ب) سال11۔2010اور13۔2012 میں مذکورہ حلقہ کے کتنے کھالہ جات پختہ کئے گئے ہیں، ان کے نمبر اور گاؤں مع تخمینہ لاگت کی تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ج) اس وقت حلقہ ہذا میں کن کن کھالوں کو پختہ کرنے کا کام جاری ہے نیز کھالوں کو پختہ کرنے کے لئے کسانوں سے کتنے فیصد رقم وصول کی جاتی ہے؟

(د) مذکورہ حلقہ میں کتنے کھالہ جات ایسے ہیں جو ابھی تک پختہ نہیں ہو سکے اور کیوں تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید):

(الف) حلقہ پی پی۔32 ضلع سرگودھا میں کل287 کھالہ جات میں سے268 کھالہ جات پختہ ہیں۔

(ب) مذکورہ عرصہ کے دوران حلقہ پی پی۔32 ضلع سرگودھا میں13 کھالہ جات پختہ کئے گئے ہیں۔ کھال نمبر، گاؤں مع تخمینہ لاگت کی تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) رواں سال14۔2013 میں10 کھالہ جات پر پختگی کا کام جاری ہے۔ تفصیل (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ مزید برآں کھالوں کو پختہ کرنے کے لئے کسانوں سے کوئی رقم

وصول نہیں کی جاتی البتہ کھال کی پختگی پر راج، مزدوروں کی مزدوری اور کچے کھال کی اصلاح زمینداران کے ذمہ ہوتی ہے۔

(د) مذکورہ حلقہ میں صرف 19 کھالہ جات ایسے ہیں جو ابھی تک پختہ نہ ہیں۔ البتہ پنجاب حکومت کے پروگرام "پنجاب میں آبپاش زراعت کی پیداواری صلاحیت بڑھانے کا منصوبہ" (PIPIP) کے تحت زیادہ سے زیادہ کھالہ جات پختہ کئے جائیں گے بشرطیکہ زمیندار کھال پختہ کرنے کی درخواست دیں اور اپنے حصے کا کام بھی مکمل کریں۔

بہاولنگر: تحصیل فورٹ عباس میں کھالہ جات سے متعلقہ تفصیلات

*4344: جناب محمد نعیم انور: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) تحصیل فورٹ عباس میں کتنے کھالہ جات پختہ ہیں ان کی پیمائش کیا ہے اور کتنے کھالہ جات پختہ نہ ہیں اور ان کی پیمائش کیا ہے؟

(ب) کیا حکومت ان نہ پختہ کھالوں کو پختہ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہے تو کب تک؟

(ج) گزشتہ پانچ سالوں میں تحصیل فورٹ عباس میں کتنے کھالوں کو پختہ کیا گیا۔ ان کی تفصیل کیا ہے؟

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید):

(الف) تحصیل فورٹ عباس میں کل 542 کھالہ جات ہیں جن میں سے 502 کھالہ جات پختہ کئے جا چکے ہیں اور ان کی کل لمبائی 18 لاکھ 55 ہزار 419 میٹر اور ان کے پختہ حصوں کی لمبائی 4 لاکھ 27 ہزار 541 میٹر ہے جبکہ 40 کھالہ جات ایسے ہیں جو ابھی تک پختہ نہ ہوئے ہیں۔ جن کی لمبائی ایک لاکھ 20 ہزار میٹر ہے۔

(ب) حکومت پنجاب کے پروگرام "پنجاب میں آبپاش زراعت کی پیداواری صلاحیت بڑھانے کا منصوبہ" (PIPIP) کے تحت باقی کھالہ جات، جن کے زمینداران / حصہ داران اپنے حصے کا کام اور کچے کھال کی اصلاح کر لیں گے، کو آئندہ سالوں میں مکمل کیا جائے گا۔

(ج) گزشتہ پانچ سالوں میں تحصیل فورٹ عباس میں 25 کھالہ جات کو پختہ کیا گیا ہے جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	سال	تعداد کھالہ جات
1	2008-09	3عدد
2	2009-10	4عدد
3	2010-11	9عدد
4	2011-12	3عدد
5	2012-13	6عدد
	میزان	25عدد

کھال وار تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

بہاولنگر: فورٹ عباس میں سبزی و پھل منڈی سے متعلقہ تفصیلات

*4345: جناب محمد نعیم انور: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ فورٹ عباس شہر میں کوئی نوٹیفائیڈ سبزی و پھل منڈی نہ ہے؟

(ب) اگر جواب نہ میں ہے تو کیا حکومت سبزی و پھل منڈی بنانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

(ج) اگر مارکیٹ کمیٹی فورٹ عباس کے پاس سبزی و پھل منڈی بنانے کے لئے فنڈز موجود ہیں تو اس سے سبزی و پھل منڈی بنائے جانے میں کیا رکاوٹ ہے؟

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید):

(الف) جی ہاں! یہ بات درست ہے۔

(ب) مارکیٹ کمیٹی فورٹ عباس سٹی فورٹ عباس میں سبزی و پھل منڈی بنانا چاہتی ہے۔ چونکہ وہاں پر سرکاری زمین دستیاب نہ ہے اس لئے زرعی مارکیٹنگ رولز 1979 کے رول 67 کے تحت پرائیویٹ رقبہ حاصل کرنے کی کوشش جاری ہے۔ (اس قانون کے تحت کوئی بھی شخص 100 روپے فی مرلہ کے حساب سے مارکیٹ کمیٹی کو اپنا رقبہ ٹرانسفر کر سکتا ہے اور منڈی میں دکانوں / پلاٹوں کی نیلامی سے حاصل ہونے والی آمدن میں 1/3 حصہ بھی اسے ملتا ہے) جونہی محکمہ کو 67 rule کے تحت رقبے کی آفر ہوتی ہے تو مارکیٹ کمیٹی فورٹ عباس شہر فورٹ عباس میں سبزی و پھل منڈی بنادے گی۔

(ج) جیسا کہ جز (ب) میں وضاحت کی گئی ہے کہ فنڈز کی کمی کے باعث 67 rule کے تحت سبزی و پھل منڈی کے لئے رقبہ حاصل کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ جونہی یہ آفر ہوتی ہے تو مذکورہ منڈی فورٹ عباس شہر میں قائم کر دی جائے گی۔

رپورٹ

(جو پیش ہوئی)

جناب سپیکر: چودھری محمد اکرم مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹ پیش کریں۔

مسودہ قانون ہائر ایجوکیشن پنجاب 2014 کے بارے میں
مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

چودھری محمد اکرم: جناب سپیکر! شکریہ۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

The Punjab Higher Education Commission Bill 2014,
Bill No. 27 of 2014

کے بارے مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

(رپورٹ پیش ہوئی)

رپورٹ

(میعاد میں توسیع)

جناب سپیکر: جی، رپورٹ پیش کر دی گئی ہے۔ اب چودھری عامر سلطان چیمہ مجلس قائمہ برائے ہاؤسنگ اربن ڈویلپمنٹ اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں۔ میں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

تحاریک التوائے کار نمبر 14 / 237 اور 14 / 728 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ہاؤسنگ، اربن ڈویلپمنٹ اور پبلک ہیلتھ انجنیئر نگ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

چودھری عامر سلطان چیمہ: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"تحریک التوائے کار نمبر 14 / 237 اور 14 / 728 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ہاؤسنگ، اربن ڈویلپمنٹ اور پبلک ہیلتھ انجنیئر نگ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"تحریک التوائے کار نمبر 14 / 237 اور 14 / 728 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ہاؤسنگ، اربن ڈویلپمنٹ اور پبلک ہیلتھ انجنیئر نگ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"تحریک التوائے کار نمبر 14 / 237 اور 14 / 728 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ہاؤسنگ، اربن ڈویلپمنٹ اور پبلک ہیلتھ انجنیئر نگ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

پوائنٹ آف آرڈر

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، سردار صاحب!

مارکیٹ کمیٹی کنگن پور ضلع قصور کے عملہ کی ملی بھگت سے تین کنال کے پلاٹ پر لینڈ مافیا کا قبضہ

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے وزیر زراعت کے نوٹس میں یہ بات لانا چاہتا ہوں کہ میرے حلقہ کے اندر قصبہ کنگن پور کی مارکیٹ کمیٹی کے دفتر میں تین / ساڑھے تین کنال کا ایک پلاٹ ہے۔ مارکیٹ کمیٹی کے افسران نے ملی بھگت سے ایک قبضہ گروپ کو وہ پلاٹ handover کر دیا ہے۔ وہاں پر تین دن پہلے تک تازہ ترین information یہ تھی کہ اُس قبضہ گروپ نے وہاں پر ٹرکوں کا اڈا بنانا ہے اور اُنہوں نے اُس پلاٹ کی سائیڈوں پر بانس لگانے شروع کر دیئے ہیں۔ وہاں پر رکشے اور ریڑھیاں کھڑے ہوتے تھے اور اُس گروپ نے فی رکشا اور فی ریڑھی یومیہ دس روپے بھتہ لینا بھی شروع کر دیا ہے۔ میں وہاں موقع پر خود گیا ہوں، وہاں نائب تحصیلدار صاحب بھی آئے ہیں میں نے اے سی چونیاں اور ڈی سی او قصور کو بھی اس سارے معاملہ کے حوالہ سے intimate کیا ہے۔ وہاں سے مجھے یہ جواب ملا ہے کہ کنگن پور مارکیٹ کمیٹی کے سیکرٹری صاحب نے فرمایا ہے کہ ہم نے اس پلاٹ کا باقاعدہ ٹینڈر کیا ہے، bidding ہوئی ہے اور bidding process کے بعد اُن لوگوں کو ہم نے یہ پلاٹ ٹھیکے پر دے دیا ہوا ہے۔ میں نے اُن سے کم از کم آدھا گھنٹہ اس بات کی request کی، منت کی اور بحث کی کہ آپ مجھے اخبار کا وہ اشتہار دکھا دیں، مجھے وہ bidding process دکھا دیں جس کے تحت یہ کیا گیا ہے؟

جناب سپیکر: جی، وزیر زراعت صاحب! سردار صاحب کی بات غور سے سُن کر اُس پر عملدرآمد بھی کرائیں۔ سردار صاحب! آپ وزیر صاحب سے مل لیں۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! آپ وزیر صاحب سے صرف یہ کہہ دیں کہ وہاں سے رپورٹ منگوا کر آپ کو دے دیں یا مجھے دے دیں۔

جناب سپیکر: جی، آپ وزیر صاحب سے مل لیں وہ وہاں سے معلومات لے کر آپ کو بتا دیں گے پھر اگر رپورٹ پیش کرنی ہوئی تو کر لیں گے۔ جی، میں آپ کو ایک خوشخبری دے رہا ہوں۔ اس معزز ایوان کے ایم پی اے جمیل حسن خان منج الحمدللہ آج ایوان میں تشریف لائے ہیں آپ سب کے لئے یہ بڑی خوشی کی بات ہے۔ ہم اُن کو welcome کرتے ہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، ڈاکٹر صاحب!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں جمیل حسن خان صاحب کو خیریت کے ساتھ اسمبلی کے اندر آنے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ میں یہ عرض کروں گا کہ کل میں نے یہ بات اُٹھائی تھی کہ پی آئی اے نے کرائے بڑھا دیئے ہیں جس پر آپ نے مہربانی کرتے ہوئے کہا کہ اس پر تحریک التوائے کار لے کر آئیں تو میں اس پر انشاء اللہ تعالیٰ تحریک التوائے کار لے کر آؤں گا۔

جناب سپیکر: جی، اس پر آپ قرارداد لے کر آئیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔ میں یہ عرض کروں گا کہ اس وقت ملک کے اندر گیس کا بحران ہے تو کھانا پکانے اور دیگر ضروریات کے لئے اس کے alternative LPG use ہوتی ہے۔ اس وقت international market کے اندر LPG کی جو قیمت ہے اُس کے مطابق اس کو مارکیٹ میں 96 روپے فی کلو available ہونا چاہئے لیکن اس وقت LPG مافیا نے اس کا ریٹ 250 روپے تک پہنچا دیا ہے۔ میں حکومت سے گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ آپ کی governance کدھر ہے؟ کس نے اس کو چیک کرنا ہے اور کس نے اس کے rates کو دیکھنا ہے؟ ایک طرف گیس نہیں آرہی دوسری طرف LPG مافیا نے اس موقع سے فائدہ اُٹھا کر اس کی قیمت 250 روپے پر پہنچا دی ہے۔ میں آپ کے توسط سے حکومت سے کہنا چاہتا ہوں کہ اس کا بروقت نوٹس لیا جائے۔

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر: جی، حکومت اس معاملہ پر بروقت نوٹس لے۔ اب تحریک التوائے کار کا وقت شروع ہوتا ہے۔ پہلی تحریک التوائے کار نمبر 14/995۔ محترمہ حنا پرویز بٹ صاحبہ کی ہے۔ اس تحریک التوائے کار کا جواب آگیا ہے تو پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور اس کا جواب پڑھ دیں۔

غیر قانونی متوازی بنکاری کے ظلم وستم سے مجبور اور بے کس لوگوں کو پریشانی کا سامنا

(۔۔۔جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! شکریہ۔ صوبائی دارالحکومت میں سود کا کاروبار کھلے عام نہ ہو رہا ہے۔ کچھ پیسے والے لوگ

خفیہ طور پر سادہ لوگوں اور غریب عوام کی مجبوری کے باعث یہ گھناؤنا کاروبار کرتے ہیں۔اس سلسلہ میں تمام ڈویژنل ایس پی صاحبان کو ہدایت کی گئی ہے کہ ایسی شکایات ملنے پر فوری طور پر کارروائی عمل میں لائی جائے۔اب تک اس سلسلہ میں ضلع لاہور میں دس مقدمات درج ہو چکے ہیں جن کی فہرست لف ہے۔علاوہ ازیں میڈیا کے ذریعے بھرپور مہم چلائی جارہی ہے۔چند اشخاص کو تیس یوم کی نظر بندی کے لئے بھی تحرک کیا گیا ہے اور آئندہ کوئی بھی شکایت ملنے پر فوری کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔شہر کے مختلف علاقوں میں بینرز لگا کر لوگوں کو اس بڑی لعنت سے بچنے کی ترغیب دی جاچکی ہے۔اس سلسلہ میں تھانہ باغبانپورہ میں شوکت علی، تھانہ ہنجر وال میں رزاق احمد، تھانہ مزنگ میں قیصر شاہ، تھانہ اچھرہ میں رانا عبدالمنان اور طاہر جمشید، تھانہ مستی گیٹ میں شیخ فیاض، تھانہ پرانی انار کلی میں شان، غالب مارکیٹ میں عمران علی، اچھرہ میں محمد عدنان اور ٹاؤن شپ میں رانا صغیر کے خلاف تین چار منی لانڈرنگ ایکٹ کے تحت مقدمات درج ہو چکے ہیں۔ان تمام کی گرفتاری کے بعد چالان عدالتوں میں submit کئے گئے ہیں۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں محرک بھی تشریف نہیں لائیں اور تحریک التوائے کار کا جواب بھی آگیا ہے لہذا یہ تحریک التوائے کار dispose of کی جاتی ہے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1181/14 قاضی احمد سعید صاحب، خواجہ نظام المحمود اور محترمہ فائزہ احمد ملک صاحبہ کی طرف سے ہے۔۔۔تشریف نہیں رکھتیں لہذا یہ تحریک التوائے کار dispose of کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1187/14 میاں طارق محمود صاحب کی ہے۔جی، میاں صاحب!

ریجنل انٹی کرپشن آفس گوجرانوالہ میں اسامیاں خالی ہونے کی وجہ سے سائلین کو پریشانی کا سامنا

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "دُنیا" مورخہ 29۔نومبر 2014 کی خبر کے مطابق محکمہ انٹی کرپشن میں عملے کی قلت کی وجہ سے 500 انکوائریاں التواء کا شکار ہیں۔ڈپٹی ڈائریکٹرز کی چار میں سے 3، اسسٹنٹ ڈائریکٹرز کی 12 میں سے 11 اور دیگر سٹاف کی مجموعی طور پر 35 سیٹیں خالی ہیں جبکہ ریجنل ڈائریکٹر انٹی کرپشن علالت کی وجہ سے دفتر نہیں آتے اور گھر میں ہی سرکاری کام انجام دیتے ہیں وہ بھی صرف ضروری کام سرانجام دیتے

ہیں۔یہ صورتحال ریجنل آفس گوجرانوالہ کی ہے۔اس ریجنل آفس میں عملاً کام ٹھپ ہو چکا ہے کیونکہ ڈپٹی ڈائریکٹر گجرات اور سیالکوٹ کی اسامیاں خالی پڑی ہیں۔اس ریجن میں 12 اسسٹنٹ ڈائریکٹرز کی سیٹیں ہیں مگر ان میں سے صرف ایک سیٹ پر ملازم کام کر رہا ہے۔باقی 11 سیٹیں اس ریجن کی خالی پڑی ہیں جس بناء پر اس ریجن میں 500 کے قریب انکوائریاں زیر التواء ہیں۔اس صورتحال سے سائلین اور عوام میں شدید مایوسی پائی جاتی ہے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور(جناب نذر حسین): جناب سپیکر!اس تحریک التوائے کار کو یکم جنوری 2015 کے بعد تک کے لئے pending کیا جائے اس وقت تک جواب آ جائے گا۔

جناب سپیکر: یہ تحریک التوائے کار pending کی جاتی ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر!کیا اب یہ روایت بن جائے گی کہ محرک تحریک التوائے کار پڑھے گا اور پھر یہ اس کو delay کرا لیں۔اصولی طور پر تو جب تحریک التوائے کار مل جاتی ہے تو متعلقہ محکمہ سے جواب آ جانا چاہئے اور جب یہاں تحریک التوائے کار پڑھی جائے تو فوراً اس کا جواب یہاں آنا چاہئے تب ہی بات مؤثر ہوتی ہے ورنہ وہ بات آگے پیچھے چلی جاتی ہے۔

جناب سپیکر: آج تحریک التوائے کار پڑھی گئی ہے تو جواب پہلے کیسے دیں۔مہربانی۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1222/2014 بھی میاں طارق محمود صاحب کی ہے۔جی،میاں صاحب!

تحصیل جڑانوالہ کے چک نمبر 69 رب رحمان پورہ کی پانی کی ٹینکی پر بااثر افراد کے قبضہ سے مکین پینے کے پانی سے محروم

میاں طارق محمود: جناب سپیکر!میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔مسئلہ یہ ہے کہ ضلع فیصل آباد کی تحصیل جڑانوالہ کے علاقہ چک نمبر 69 رب رحمان پورہ میں پانی کی ٹینکی اور اس کے ملحقہ رقبہ پر بااثر لوگوں نے زبردستی قبضہ کر کے وہاں مویشی باندھ دیئے اور پانی کی سپلائی روک دی،اس علاقہ میں 8500 سے زائد لوگ مقیم ہیں جو اس پانی کی ٹینکی سے مستفید ہو رہے تھے جواب پینے کے پانی کی بوند بوند کو ترس گئے ہیں۔اہل علاقہ کے مکینوں نے اس معاملہ پر اعلیٰ حکام کی توجہ مبذول

کروائی لیکن کارروائی عمل میں نہ لائی گئی اوران بااثر لوگوں کا قبضہ بدستور قائم ہے۔ تحصیل انتظامیہ ٹینکی کا قبضہ واگزار کروانے میں ناکام رہی۔ اس علاقہ میں پانی کی قلت کے باعث بالخصوص معصوم بچے مختلف بیماریوں کا شکار ہورہے ہیں۔ علاقہ کے لوگوں نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ ٹینکی کا قبضہ فوری واگزار کروایا جائے اور خصوصی فنڈز جاری کئے جائیں تاکہ لوگوں کو پینے کا صاف پانی مل سکے۔ متذکرہ صورتحال پر اہل علاقہ کے مکینوں میں حکومت کے اس رویہ کے خلاف سخت غم وغصہ پایا جاتا ہے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! استدعا ہے کہ اس تحریک التوائے کار کو next week تک کے لئے pending کر دیا جائے۔

جناب سپیکر: یہ تحریک التوائے کار pending کی جاتی ہے۔

پوائنٹ آف آرڈر

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، میاں صاحب!

ضلع گجرات کے بس سٹینڈوں کی ابتر صورتحال پر ایوان میں کمیٹی تشکیل دینے کا مطالبہ

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! محکمہ ٹرانسپورٹ کے ایک سوال پر آپ نے پارلیمانی سیکرٹری صاحب کو کہا تھا کہ سیکرٹری ٹرانسپورٹ کو ساتھ لے کر ضلع گجرات کے اڈوں کا visit کیا جائے کہ پبلک ٹرانسپورٹ کے اڈوں کی صورتحال بہت خراب ہے۔ انہوں نے سوال میں بتایا ہوا تھا کہ ان کی صورتحال بہت اچھی ہے، جب پارلیمانی سیکرٹری صاحب میرے ساتھ گئے ہیں تو سب سے پہلے یہ بات ہے کہ سیکرٹری ٹرانسپورٹ نے محسوس ہی نہیں کیا کہ وہ اسمبلی کی کارروائی کے بعد وہاں خود جاتے لیکن میرے خیال میں سیکرٹری ٹرانسپورٹ کے علاوہ ایڈیشنل سیکرٹری ٹرانسپورٹ بھی نہیں گئے۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب وہاں گئے ہیں یہ خود بتادیں کہ وہاں کیا صورتحال ہے کہ میں جو کچھ کہہ رہا تھا وہ ٹھیک ہے یا جو محکمہ کا جواب تھا وہ ٹھیک ہے۔ اس پر جناب نے یہ بھی کہا تھا کہ اگر ایسی صورتحال ہوئی تو ایک کمیٹی بنائی جائے گی اور وہ کمیٹی آئندہ ان معاملات خاص طور پر اس issue کو چونکہ یہ public issue

ہے۔ ہر غریب آدمی بس اڈے پر جاتا ہے اور انتظار کرتا ہے۔ ہم نے جتنے سرکاری بس سٹینڈ دیکھے ہیں تو کسی ایک پر بھی کوئی سہولت موجود نہیں تھی۔ اسمبلی کے floor پر جو کچھ کہا گیا ہے وہ سارے کا سارا غلط تھا۔اس پر جناب سے میری گزارش ہے کہ پارلیمانی سیکرٹری سے پوچھ کر کارروائی کریں۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹی ٹرانسپورٹ!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ(جناب محمد نواز چوہان): جناب سپیکر! میرے بھائی بالکل درست بات کر رہے ہیں۔ میں نے اس وقت ایوان میں کہا تھا کہ میں ساتھ چلوں گا اور سیکرٹری ٹرانسپورٹ بھی ساتھ جائیں گے لیکن سیکرٹری ٹرانسپورٹ اس وقت چھٹی پر تھے تو ان کے سپرنٹنڈنٹ ہمارے ساتھ گئے۔ ہمارے ساتھ متعلقہ ڈی سی او اور ایڈمنسٹریٹر بھی تھے۔ ہم نے visit کیا تو واقعی وہاں کی حالت بہتر نہیں تھی جس کی وجہ سے ہم نے وہاں کے اڈوں کو seal کر دیا اور اس کے بعد ان کو warning دی گئی کہ جب تک وہاں کے معاملات درست نہیں ہوں گے اس وقت تک اڈے نہیں کھلیں گے۔ ہمارے ساتھ ڈی سی او تھے انہوں نے ensure کرایا کہ جب اڈے درست ہو جائیں گے تو اس کے بعد کھلیں گے۔

جناب سپیکر: یہ معاملہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے ٹرانسپورٹ کے سپرد کیا جاتا ہے اور اس کی رپورٹ within one month ایوان میں پیش کی جائے گی۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! جس طرح میرے بھائی نے ٹرانسپورٹ کے حوالے سے ذکر کیا ہے۔ میں بڑی معذرت سے کہوں گی کہ یہاں جتنے بھی جوابات دیئے جاتے ہیں ان میں سے mostly کے جوابات محکمہ جات غلط دیتے ہیں اور غلط بیانی سے کام لیتے ہیں۔ اسی طریقے سے میرے خیال میں تمام پارلیمانی سیکرٹری صاحبان کی ڈیوٹی لگا دیں کہ وہ جوابات کے بعد چیک کیا کریں کہ کیا محکمہ سچ بول رہا ہے یا جھوٹ۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے اب جیسے خود physically جا کر بس اڈوں کو دیکھا ہے اور یہاں بتایا ہے کہ معزز ممبر نے یہاں جو بیان کیا تھا وہاں اس سے بھی بدتر حالات تھے۔ ہم یہاں صرف عوام کو تسلی دینے اور لوگوں کی آنکھوں میں دھول ڈالنے کے لئے نہیں بیٹھے اس کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ ہم اس طرح عوام کے ساتھ زیادتی کر رہے ہیں اور ویسے ہی یہاں بیٹھ کر تنخواہیں لے رہے ہیں اور وقت ضائع کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ مہربانی۔

جناب طارق محمود باجوہ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، باجوہ صاحب!

جناب طارق محمود باجوہ: جناب سپیکر! گزشتہ دنوں ایوان میں گنے کی قیمت کی بات ہوئی۔ آپ نے بہت اچھا فیصلہ کیا۔ اس کے بعد آپ کے چیمبر میں میٹنگ بھی ہوئی یہاں پر وزیر خوراک اور Cane Commissioner بھی تھے۔ بہر حال وزیر اعلیٰ پنجاب نے اس سے پہلے ہی گنے کی قیمت -/180 روپے فی من announce کر دی تھی کہ کوئی شوگر مل اس سے کم قیمت پر گنا نہ خریدے۔

جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ میں نے اس سے پہلے بھی بات کی تھی کہ ہدیٰ شوگر مل میں زمینداروں کا مسئلہ چل رہا ہے۔ Sugar Act 1950 میں کہیں بھی درج نہیں ہے کہ CPR کے بدلے زمیندار کو چیک دیئے جائیں بلکہ درج ہے کہ زمیندار کو نقد payment کی جائے۔ اگر شوگر مل مالکان پندرہ دن کے اندر payment نہیں کرتے تو اصل رقم کے ساتھ 11 فیصد مارک اپ بھی ادا کیا جائے۔ یہ دیکھیں میرے پاس ہدیٰ شوگر مل کے cheques ہیں اور ساتھ slip لگی ہوئی ہے کہ ان کے اکاؤنٹ میں پیسے ہی نہیں ہیں۔ آپ دیکھیں کہ کتنا بڑا ادارہ ہے جن کے 25 اور 50 ہزار روپوں کے 20 کے قریب 14-2013 کے سیزن کے cheques ہیں لیکن ابھی تک ان کی payment نہیں ہو سکی۔ وہاں پر لوگ دھکے کھا رہے ہیں۔ اب پھر نیا سیزن شروع ہو گیا ہے لیکن اس مسئلے کو کون حل کرے گا، کیا قانون صرف غریبوں کے لئے ہے؟ آپ مہربانی فرما کر ان کو یہ حکم صادر فرمائیں اور اس کا کوئی طریقہ نکالیں۔ میں نے پہلے بھی گزارش کی تھی مگر جو میٹنگ ہوئی وہ نشستن، گفتن اور برخاستن۔

سرکاری کارروائی

مسودات قانون

(جو متعارف ہوئے)

مسودہ قانون (ترمیم) سٹریٹجک کوآرڈینیشن پنجاب 2014

جناب سپیکر: باجوہ صاحب! آپ اجلاس کے بعد میرے پاس تشریف لائیں، مہربانی۔ اب ہم سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں۔

Now, Minister for Mines and Minerals to introduce the Punjab Strategic Coordination (Amendment) Bill 2014.

MINISTER FOR MINES AND MINERALS (Mr Sher Ali Khan): Mr Speaker! I introduce the Punjab Strategic Coordination (Amendment) Bill 2014.

MR SPEAKER: The Punjab Strategic Coordination (Amendment) Bill 2014 has been introduced in the House under Rule 91(5) of the Rules of procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and is referred to the Standing Committee on Home Affairs for report within 2 months.

مسودہ قانون (تیسری ترمیم) مقامی حکومت پنجاب 2014

MR SPEAKER: Now, Minister for Mines and Minerals to introduce the Punjab Local Government (Third Amendment) Bill 2014.

MINISTER FOR MINES AND MINERALS (Mr Sher Ali Khan): Mr. Speaker! I introduce the Punjab Local Government (Third Amendment) Bill 2014.

MR SPEAKER: The Punjab Local Government (Third Amendment) Bill 2014 has been introduced in the House under Rule 91(5) of Rules of procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and is referred to the Standing Committee on Local Government and Rural Development for report within 2 months.

پوائنٹ آف آرڈر

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: سردار صاحب! خیر تو ہے؟

صوبہ میں بھرتی کے اشتہارات میں جنوبی پنجاب کا نظر انداز کیا جانا

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! خیریت ہی ہے۔ میں ایک اہم issue پر بات کرنا چاہتا ہوں لیکن House in order نہیں ہے۔ پنجاب حکومت نے بڑی فراخدلی کا مظاہرہ کرتے ہوئے ملازمین کی بھرتی پر سے پابندی اٹھالی ہے اور ان کی advertisements اخباروں میں آ رہی ہیں۔ میرے خیال میں ان advertisements میں جنوبی پنجاب کے اضلاع کو ignore کیا جا رہا ہے۔ یہاں معزز وزیر

بیٹھے ہوئے ہیں، میں آپ کے توسط سے یہ توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ جنوبی پنجاب کو پنجاب کے نقشے سے کاٹ دیا جائے یا پھر ختم کر دیا جائے۔

جناب سپیکر: سردار صاحب! اللہ خیر کرے۔ ایسی بات کرنا مناسب نہیں ہے۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! میری گزارش سن لیں۔

جناب سپیکر: سردار صاحب! یہ علاقائی معاملات ہیں ان کو ایسے ہی سلجھایا کریں کیونکہ آپ پنجاب اسمبلی کے ممبر ہیں۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! ہم نے اپنے حلقے کی بات کرنی ہے۔

جناب سپیکر: سردار صاحب! پھر آپ اپنے حلقے کی بات کریں۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! میرے پاس ریکارڈ موجود ہے۔ ان vacancies کی جو تعداد mention ہے آپ وہ دیکھ لیں۔ لاہور، فیصل آباد، گوجرانوالہ، راجن پور، ڈی جی خان، لیہ، مظفر گڑھ اور بھکر میں سیٹیں ہی نہیں دی گئیں حالانکہ وہاں پر سیٹیں خالی پڑی ہوئی ہیں۔ میری یہ گزارش ہے کہ اس معاملے میں کچھ ہو یا نہ ہو ریکارڈ میں لانے کی بات ہے کہ اگر ہمارا کوئی بچہ یا بچی لاہور میں آکر interview دیتی ہے، کمیٹی اس کو qualify کر لیتی ہے اور اس کے بعد وہ لسٹ 8۔ کلب میں جاتی ہے اور پتا نہیں کون سی شخصیت وہاں پر بیٹھی ہے جس کی liking/disliking پر بھرتی ہو رہی ہے۔ اگر ایسا سلوک ہوگا تو پھر سرائیکی صوبے یا بہاولپور صوبے کی بات کیوں نہ کریں؟ جب صوبے میں اتنا استحصال ہو رہا ہو کہ صوبہ صرف سنٹرل پنجاب ہے مگر جنوبی پنجاب صوبہ نہیں ہے۔ میں یہ بات ریکارڈ پر لانا چاہتا ہوں اور آپ کے توسط سے حکومت وقت کو یہ بات بتانا چاہتا ہوں کہ خدا کے لئے جنوبی پنجاب بھی پنجاب کا حصہ ہے، مہربانی کر کے ان کا بھی خیال رکھا جائے۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: سردار صاحب! آپ مان بھی رہے ہیں کہ پنجاب کا حصہ ہے اور یہ بھی کہہ رہے ہیں کہ نکال بھی دیں یہ آپ کیا بات کرتے ہیں؟ اس طرح نہ کیا کریں اچھی بات نہیں ہے۔ مہربانی

وزیر جیل خانہ جات (جناب عبدالوحید چودھری): جناب سپیکر! میں معزز ممبر کی خدمت میں عرض کرنا چاہوں گا کیونکہ میں خود بھی جنوبی پنجاب سے تعلق رکھتا ہوں۔ الحمدللہ پنجاب حکومت نے پچھلے tenure میں اور خاص طور پر اس tenure میں بھی جنوبی پنجاب کو ہر معاملات میں چاہے وہ development کا یا نوکریوں کا issue ہو extra favour دی ہے۔ حتیٰ کہ ایجوکیشن کے معاملات

میں بھی آپ دیکھیں کہ جنوبی پنجاب میں جتنی یونیورسٹیاں بنائی گئی ہیں شاید upper پنجاب میں اتنی نہیں بنائی گئیں۔ ہم جنوبی پنجاب والے چیف منسٹر صاحب کے شکر گزار ہیں کہ انہوں نے جنوبی پنجاب پر خصوصی توجہ دی ہے اور یہی وجہ ہے کہ جنوبی پنجاب کا result پہلی دفعہ history میں مسلم لیگ کے حق میں آیا ہے۔ایسی کوئی بات نہیں ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: میری تمام معزز ممبران سے التماس ہے کہ کیفے ٹیریا میں پولیو کے بارے میں کچھ بات ہونی ہے لہذا تمام ممبران نے polio eradication کے لئے وہاں تشریف لانا ہے۔وہاں تمام ممبران تشریف لائیں، یہ نہیں کہ صرف گورنمنٹ کے لئے ہے۔ گورنمنٹ کے لئے ہی نہیں بلکہ تمام ممبران کے لئے ہے۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! میرے پاس advertisement موجود ہے۔ جیسے معزز وزیر ابھی فرمار ہے تھے۔آپ کو یاد ہو گا اور اسمبلی کے ریکارڈ پر بھی موجود ہو گا کہ وزیر جیل خانہ جات جنوبی پنجاب کی بات کر رہے تھے۔ میں لیّہ کی مثال دیتا ہوں کہ بہادر کیمپس لیّہ میں عرصہ چھ سال سے وہاں پر جتنا بجٹ رکھا گیا ہے، وہ بھی ریکارڈ میں موجود ہے اور میں recruitment کی کتنی مثالیں دوں، کون کون سے ڈیپارٹمنٹس میں کتنی کتنی سیٹیں آئی ہیں اس کا میرے پاس ریکارڈ موجود ہے اگر جناب ملاحظہ فرمالیں یا محترم منسٹر صاحب۔۔۔

جناب سپیکر: آپ میرے چیمبر میں آکر مجھے بتائیں اور ان کو بھی میں ادھر ہی بلاتا ہوں۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے وزیر جیل خانہ جات سے پوچھتا ہوں کہ ڈسٹرکٹ جیل لیّہ میں جو آدمی recruit ہوئے ہیں وہ کہاں سے آئے ہیں، وہ آسمان سے آئے ہیں؟

جناب سپیکر: سردار صاحب! وہ پنجاب کے ہی ہوں گے۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! میں یہی request کرتا ہوں کہ اسی معاملے کی چھان بین کر لیں کہ لیّہ کی کتنی سیٹیں تھیں جیل خانہ جات میں اور لیّہ کے کتنے بچے وہاں پر بھرتی کئے گئے ہیں۔ ایک ہی point پر بات ختم کرتا ہوں۔

وزیر جیل خانہ جات (جناب عبدالوحید چودھری): جناب سپیکر! معزز ممبر کی دو باتیں ہیں۔ایک بات انہوں نے میرے خیال میں BZU کے کیمپس کے بارے میں کی ہے تو چونکہ میں خود BZU میں

Syndicate Committee کا ممبر رہا ہوں تو وہ Syndicate کے issues ہیں نہ کہ پنجاب گورنمنٹ کے۔ دوسرا میں جیل کے حوالے سے یہ ensure کرتا ہوں کہ جتنے بھی لوگ وہاں بھرتی ہوئے وہ جنوبی پنجاب کے ہیں جبکہ upper پنجاب کا کوئی آدمی بھی نہیں ہے۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! میں لیہ کی جیل کی بات کر رہا ہوں۔

MR SPEAKER: Don't make it controversial.

وزیر جیل خانہ جات (جناب عبدالوحید چودھری): جناب سپیکر! دوسرا میں یہ گزارش کروں گا کہ جیل میں ہم درجہ چہارم کی بھرتیاں کر رہے ہیں تو میں معزز ممبر سے کہوں گا کہ یہ بھی اپنے بندوں کی درخواستیں ضرور جمع کروائیں۔

جناب سپیکر: شاہ صاحب! آج صحت پر discussion تھی لیکن polio eradication کے لئے ہم نے جانا ہے۔ یہ request بھی آئی ہے کہ صحت پر debate آج کی بجائے کسی اور دن کر لیں۔ میرے خیال میں اس پر debate ہم بعد میں کر لیں گے کیونکہ آج اُدھر بھی اسی سے متعلقہ بات ہو گی تو جب ہم دوبارہ صحت پر debate کریں گے تب اس پر بھی بات ہو گی۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! جس طرح آج صحت کا subject ہے تو میں یہ چاہوں گا کہ جس issue کے اوپر جس دن بحث ہو تو ایک دن پہلے House کو inform کر دیا جائے کہ کل صحت پر یا فلاں شعبہ پر بحث ہونی ہے تاکہ ہم اپنی تیاری کر کے آئیں۔

جناب سپیکر: چلیں ٹھیک ہے اور آپ کو بتائیں گے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! اس کے علاوہ سردار شہاب الدین صاحب جو بات کر رہے ہیں وہ بالکل valid بات ہے۔

جناب سپیکر: جی، یہ valid نہیں ہے۔ یہ valid اس طرح نہیں ہے جس طرح آپ کرتے ہیں۔ آپ طریق کار، قاعدہ اور سروس رولز دیکھیں کیونکہ اس کے مطابق ہی یہ کرتے ہیں۔ آج کے اجلاس کا وقت ختم ہو گیا ہے لہذا اب اجلاس بروز جمعۃ المبارک مورخہ 26۔دسمبر 2014 صبح 9:00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔